Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 8

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

30 ربیع الاولّ 1433 ہجری قمری۔ 23 تبلیغ 1391 ہش۔ 23 فروری 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت میں مجلس شوریٰ کو ایک خاص مقام حاصل ہے، یہ عام اجلاسات اور کانفرنسز سے بالکل مختلف ہے، اس کا مزاج مختلف ہے

مجلس شوریٰ میں شمولیت کیلئے نیکی، تقویٰ اور دعائیں بنیادی شرط ہیں

آپ کی سب سکیمیں، مشورے اور آراء تبھی سلسلہ کے لئے مفید ہوں گی جب آپ لوگ سچ مچ تقویٰ کی شرط کو مقدم رکھیں گے

پیغام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع 21 ویں مجلس مشاورت بھارت، منعقدہ ۲۰۔۲۱ فروری ۲۰۱۰ بروز ہفتہ، اتوار بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

پیغام

لندن
12 فروری 2010

پیارے ممبران مجلس شوریٰ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ کو ایک بار پھر قادیان میں مجلس مشاورت منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ کو نیک سوچ اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کیلئے مفید آراء اور سفارشات پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

یہ دورِ آخرین دورِ اوّل ہی کا تتمّہ ہے۔ ہم اپنے سب کاموں میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی متابعت کرتے ہیں۔ شوریٰ بھی آپ ہی کی سنت ہے۔ یہ آپ کا مبارک اُسوہ تھا کہ اہم دینی کاموں کیلئے اپنے صحابہ سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ اور اس بات کا آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بھی تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ ۔ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ ۔ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْلَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ۔ اِن اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔

(سورۃ آل عمران:۱۶۰)

ترجمہ: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کیلئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت میں مجلس شوریٰ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ عام اجلاسات اور کانفرنسز سے بالکل مختلف ہے۔ اس کا مزاج مختلف ہے۔ اس کے اصول اور قواعد وضوابط مختلف ہیں اور اس کے مقاصد مختلف ہیں۔ مومنین جو نبی یا اس کے خلیفہ کو کسی معاملہ میں اپنے مشورے پیش کرتے ہیں تو یہ نہایت ذمہ داری کا کام ہوتا ہے۔ اس کی بجا آوری کے لئے دل میں ادب اور احترام ہونا چاہئے۔ خلوص نیت ہونی چاہئے۔ دعائیں ہونی چاہئیں اور ایسی مجلس میں بیٹھے ہوئے بھی بکثرت استغفار اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کی ضرورت ہوتی ہے، تب جا کر اس غرض سے منعقدہ مجالس مجالسِ خیر کہلانے کی مستحق ٹھہرتی ہیں۔ پس مجلسِ شوریٰ میں شمولیت کیلئے نیکی، تقویٰ اور دعائیں بنیادی شرط ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تعلیمات میں سب سے زیادہ زور تقویٰ پر دیا ہے۔ پس آج میں نمائندگان مجلسِ شوریٰ کو تقویٰ ہی کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوْا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ۔ (سورۃ الانفال:۳۰) وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ۔ (سورۃ الحدید:۲۹)

یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا''۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے...... لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت کرے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ صفحہ ۵۱۔۵۲)

یاد رکھیں کہ آپ سب جو نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کے کاموں میں معاونت کیلئے اس مجلسِ شوریٰ میں شامل ہیں۔ آپ پر آپ کی جماعتوں نے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور مجلس مشاورت کے لئے آپ کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے قادیان بھجوایا ہے۔ اس لئے آپ اس نمائندگی کی اہمیت کو سمجھیں۔ اس امانت کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کو جو معیار ٹھہرایا ہے تو پھر اسے ہر لحظہ ملحوظِ خاطر رکھیں۔ آپ کی سب سکیمیں، مشورے اور آراء تبھی سلسلہ کے لئے مفید ہوں گی جب آپ لوگ سچ مچ تقویٰ کی شرط کو مقدم رکھیں گے۔ آپ کو جب بھی موقعہ دیا جائے، اخلاص کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کریں۔ کسی سے مقابلہ بازی یا اس کی حوصلہ شکنی آپ کا مقصود نہ ہو۔ کج بحثی یا خودنمائی ہرگز مدنظر نہ رہے۔ اور اگر موقعہ نہ ملے تب بھی اس بات کو بخوشی قبول کریں۔ کاروائی کے دوران اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ اپنی سوچوں کو پاکیزہ بنائیں اور دعا اور ذِکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو اس بابرکت مجلس کے انعقاد کا جو یہ موقعہ دیا ہے تو اسے غنیمت جانیں اور اس کی قدر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذہنوں کو روشن فرمائے اور آپ کو خلیفۂ وقت کا حقیقی رنگ میں سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔   والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجلس شوریٰ کے متعلق زریں ہدایات و اصول

اللہ تعالیٰ نے اپنی دائمی شریعت قرآن کریم میں ایک مثالی دینی معاشرہ کے جو خدوخال بیان کئے ہیں ان میں ایک بنیادی اصول باہمی مشورہ کو قرار دیا ہے۔ مشورہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم کی ایک سورۃ کا نام ہی سورۂ شوریٰ ہے۔ اور اسی سورۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ'' کہ حسین دینی معاشرہ میں ان کے امور باہمی مشورہ سے طے پاتے ہیں۔

قرآن مجید کے اس صول کی روشنی میں آنحضرت ﷺ نے شوریٰ کا صرف تصور پیش نہیں فرمایا بلکہ ارشاد باری تعالیٰ کہ '' شَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ '' (آل عمران:۱۶۰) کہ لوگوں کو مشورہ میں شریک کر۔ لیکن جب تُو پختہ ارادہ کرلے تو پھر اللہ کی ذات پر توکل کر، کو عملی جامہ پہنایا آپ ﷺ کا یہ مبارک طریق تھا کہ آپ مختلف اجتماعی معاملات اور امور مملکت و معاشرت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی مشورہ فرمایا کرتے تھے۔

ارشادِ خداوندی اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے اصحاب سے بوقتِ ضرورت انفرادی یا اجتماعی صورت میں مشورہ فرمایا کرتے تھے چنانچہ پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء اجتماعی مشورہ کی ایک روشن مثال ہے یہ جلسہ بھی تھا اور جماعت کی پہلی مجلس مشاورت بھی تھی۔ اگلے سال ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے جلسہ کو حصولِ مشاورت کا ایک ذریعہ قرار دیا اور فرمایا:

'' ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۱)

قارئین کرام! جماعت احمدیہ میں مشورہ کا نظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت اُولیٰ میں عندالضرورت جاری رہا اور انفرادی و اجتماعی مشورہ کی صورت میں دینی مُہمات اور ضروری امور سرانجام پاتے رہے۔ تاہم باقاعدہ نظامِ شوریٰ کا قیام ۱۹۲۲ء میں حضرت مصلح موعود کے ذریعہ ہوا۔ مورخہ ۱۵،۱۶/اپریل ۱۹۲۲ء کو جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں ۵۲ بیرونی اور ۳۰ مرکزی نمائندگان نے شرکت کی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے نظام جماعت، نظام خلافت، اور نظام شوریٰ کو نہ صرف مضبوط فرمایا بلکہ آئندہ زمانہ کے لئے جہاں منصوبہ بندی فرمادی وہاں آئندہ وقت کے لئے رہنما اصول بھی بیان فرمادیئے جن پر کاربند رہتے ہوئے آج جماعت میں یہ نظام انتہائی مضبوطی سے قائم ہوچکا ہے۔ شوریٰ کی غرض و غایت اہمیت، مقام مرتبہ کے متعلق آپ نے متعدد خطابات شوریٰ میں رہنمائی فرمائی۔ آپ کے بیان فرمودہ ارشادات و رہنما اصولوں میں سے بعض مجلس شوریٰ ہندوستان منعقدہ 25.26 فروری 2012 قادیان کے پیش نظر قارئین کیے پیش خدمت ہیں

شوریٰ کی غرض و غایت:

حضرت مصلح موعودؓ نے افتتاحی خطاب شوریٰ 1922ء میں شوریٰ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

'' قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا شیوہ یہ ہے کہ وَ أَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ اپنے معاملات میں مشورہ لے لیا کریں۔ مشورہ بہت ضروری اور مفید چیز ہے بغیر اس کے کوئی کام مکمل نہیں ہوسکتا۔ اس مجلس کی غرض کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہنا چاہیئے کہ ایسی اغراض جن کا جماعت کے قیام اور ترقی سے گہرا تعلق ہے ان کے متعلق مختلف جماعت کے لوگوں کو جمع کر کے مشورہ لے لیا جائے تا کہ کام میں آسانی پیدا ہو جائے یا ان احباب کو ان ضروریات کا پتہ لگے جو جماعت سے لگی ہوئی ہیں تو یہ مجلس شوریٰ ہے''

(خطابات شوریٰ جلد اوّل صفحہ ۶)

خلیفہ کی موجودگی میں مشورہ کی ضرورت

فرمایا'' خلافت کے قیام کی ضرورت انتظام کے لئے ہے کیونکہ تقسیم عمل نہیں ہوسکتی جب تک ایک انتظام نہ ہو۔ ممکن ہے کہ سب زور دیں نگران کا زور ایک ہی کام پر خرچ ہو رہا ہو اور باقی کام یونہی بے توجہی کی حالت میں پڑے رہیں۔ پس جب تک ایک مرکز نہ ہو اُس وقت تک تمام متفرق جماعتوں کی طاقتیں صحیح مصرف پر صرف نہیں ہوسکتیں اس لئے ضرورت ہے کہ تمام متفرق جماعت کی طاقتوں کو جمع کرنے کے لئے ایک مرکزی طاقت ہو جو سب کے کاموں کی نگران ہو اور اس سے تمام جماعتوں کا تعلق ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ کوئی جماعت اپنا مرکز قائم کرے اور اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ خلیفہ ہو جو اپنی رائے میں آزاد ہو لیکن وہ سب سے مشورہ طلب کرے۔ جو رائے اُس کو پسند آئے وہ اُس کو قبول کرے اور جو رائے اس کو دین کے لئے اچھی نہ معلوم ہو خواہ وہ ساری جماعت کی ہو اُس کو ردّ کردے اور اس کے مقابلہ میں جو بات اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالے اور جس پر اس کو قائم کرے وہ اس کو پیش کرے اور لوگ اُس کو قبول کر کے اس پر عمل کریں۔ جن لوگوں سے خلیفہ مشورہ طلب کرے ان کا فرض ہے کہ دیانت سے صحیح مشورہ دیں۔ اور جب مشورہ طلب کیا جائے تو خواہ کسی کے بھی خلاف انکی رائے ہو بیان کردیں لیکن یہ دل میں خیال نہ کریں کہ اگر ہماری بات نہ مانی گئی تو یہ غلطی ہوگی۔

پس خلیفہ کے یہ معنے نہیں کہ وہی اسلام کا بوجھ اُٹھانے والا ہے بلکہ اس کے معنے ہیں کہ وہ تمام جماعت کو انتظام کے ماتحت رکھنے والا ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی انسان بھی مشورہ سے آزاد نہیں۔

یہ خیال باطل ہے کہ مشورہ کی ضرورت نہیں یا یہ کہ مشورہ یونہی ہے اس کا فائدہ نہیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ مجلس مشاورت خلافت کے خلاف بغاوت ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی خلافت مستحکم نہیں ہوسکتی جب تک اُس کے ساتھ مشورہ نہ ہو۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1923ء)

مجلس شوریٰ کا منصب

'' دُنیاوی مجالس مشاورت میں تو یہ ہوتا ہے کہ ان میں شامل ہونے والا ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ چاہیئے میری بات ردّ کردو مگر سن لو لیکن خلافت میں کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں۔ خلیفہ کا ہی حق ہے کہ جو بات مشورہ کے قابل سمجھے اُس کے متعلق مشورہ لے اور شوریٰ کو چاہئے کہ اس کے متعلق رائے دے۔ شوریٰ اس کے سِوا اپنی ذات میں اور کوئی حق نہیں رکھتی کہ خلیفہ جس امر میں اس سے مشورہ لے اس میں وہ مشورہ دے۔ سوائے اس حق کے کہ وہ پہلے خلیفہ کی وفات پر نئے خلیفہ کا انتخاب کرسکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو تحدید کردی تھی کہ ان کے بعد چھ آدمی جسے خلیفہ منتخب کریں وہ خلیفہ ہو۔ ہم نے ان کی نقل کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وفات کے بعد مجلس شوریٰ رائے عامہ اور شریعت کے احکام کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرے کہ فلاں شخص خلیفہ ہو۔ تا اللہ تعالیٰ کی آواز اُس کی زبان پر جاری ہو کر دُنیا میں پھیلے۔ یہ مجلس شوریٰ کی حیثیت ہے۔ اس کے سوائے خلیفہ کے کاموں میں اسے کوئی دخل حاصل نہیں۔'' (بحوالہ رپورٹ مجلس شوری 1930ء)

شوری کے فوائد

(۱) کئی نئی تجاویز سُوجھ جاتی ہیں۔

(۲) مقابلہ کا خیال نہیں ہوتا اس لئے لوگ صحیح رائے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۳) یہ بھی فائدہ ہے کہ باتوں باتوں میں کئی باتیں اور طریق معلوم ہوجاتے ہیں۔

(۴) یہ بھی فائدہ ہے کہ باہر کے لوگوں کو کام کرنے کی مشکلات معلوم ہوتی ہیں۔

(۵) یہ بھی فائدہ ہے کہ خلیفہ کے کام میں سہولت ہو جاتی ہے۔ وہ بھی انسان ہوتا ہے اُس کو بھی دھوکا دیا جاسکتا ہے۔ اِس طرح معلوم ہوجاتا ہے کہ لوگوں کا رُجحان کدھر ہے۔ یوں تو بہت نگرانی کرنی پڑتی ہے کہ غلط رستہ پر نہ پڑجائیں مگر جب شوریٰ ہو تو جب تک اعلیٰ درجہ کے دلائل عام رائے کے خلاف نہ ہوں لوگ ڈرتے ہیں کہ اِس پر عمل کریں اور اس طرح خلیفہ کو نگرانی میں سہولت حاصل ہوجاتی ہے۔'' (رپورٹ مشاورت 1922ء)

نمائندے کیسے ہوں؟

'' جو لوگ اِس وقت یہاں بیٹھے ہیں گو وہ خود نمائندے منتخب ہو کر آئے ہیں مگر جماعتوں میں جا کر تحریک کریں کہ نمائندہ منتخب کرنے میں جماعتیں بہت احتیاط سے کام لیا کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض جماعتوں میں سے ایک ایسے شخص کو نمائندہ منتخب کر کے بھیج دیا جاتا ہے جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت فارغ کون ہے۔ پھر خواہ روزانہ مشوروں میں کبھی اُس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو اور اس کی رائے کو کچھ وقعت نہ دی جاتی ہو محض اِس لئے کہ ہمیں اور کام ہیں اُسے مجلس مشاورت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا اور کسی دوسرے کو بھیج دیتا ہے۔ ایسے لوگ نہیں جانتے کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشورہ کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے اُس کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور اس طرح وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک قوم نے اِس طرح ناقدری کی تھی جس کی اُسے ایسی سزا ملی کہ پھر وہ اسے مٹا نہ سکی۔ وہ بنی اسرائیل کی قوم تھی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اپنی قوم سے کہو وہ اپنے نمائندے بھیجے جنہیں میں اپنا کلام سُناؤں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُنہیں یہ کہا تو اُنہوں نے کہہ دیا موسیٰ تُو جا ہم نہیں جاتے۔ اِس پر خدا تعالیٰ نے کہا اب میں انہیں کلام نہیں سُناؤں گا اور ان کے بھائیوں میں سے نبی برپا کروں گا۔ ایسے لوگ جو سلسلہ کے مقام کا ادب واحترام نہیں سمجھتے، یہ نہیں جانتے کہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ کسی کو اِس مجلس میں نمائندہ بنایا جاتا ہے جو تمام دنیا کے حالات ڈھالنے والی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا انہیں عزّت دینا ہے اور اتنی بڑی عزّت دینا ہے کہ اگر ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہو تو وہ اس مجلس کی ممبری جسے آئندہ دنیا کو ڈھالنا ہے بہت بڑی عزّت سمجھے گا۔

پس احمدی جماعتوں کو نمائندوں کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہئے اور بہترین آدمی کو منتخب کر کے بھیجنا چاہئے۔۔۔۔۔۔۔۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر اِس اہمیت سے واقف کریں۔

دیکھو ان نمائندوں پر یہی ذمہ داری کتنی بڑی ہے کہ آئندہ جب خلافت کے انتخاب کا سوال درپیش ہوگا تو مجلس شوریٰ کے ممبروں سے ہی اِس کے متعلق رائے لی جائے گی۔ یہ کتنا اہم اور نازک سوال ہے۔ پھر کیوں بااثر لوگوں کو نمائندہ منتخب نہیں کیا جاتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی حفاظت نہ ہو تو کتنے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ ایک شخص جو

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

ہمیں اپنی دعاؤں کا محور صرف اور صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کو بنانا چاہئے
تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی جلد پکڑ کرے جو خدا اور اسلام کے نام پر ظلموں کی انتہا کئے ہوئے ہیں۔

مختلف ممالک میں قرآن مجید کی جو نمائشیں لگائی جارہی ہیں ان کے نیک اثرات اور معاندین احمدیت مُلّاؤں کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کا تذکرہ

ہالینڈ میں مخالف اسلام خیرت وِلڈر کا جماعت کے خلاف وزارت داخلہ کو خط اور اس پر وزیر داخلہ کے جواب کا تذکرہ۔

پوپ صاحب کے نام حضور ایدہ اللہ کا خط اور تمام مذاہب عالم کو آپس میں تعاون کرتے ہوئے امن کے قیام کے لئے کوششیں کرنے کی طرف توجہ دینے کی تحریک۔

پادری مارٹن کلارک کے پڑپوتے کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اظہار۔

مریم خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ذکری صاحب آف چوبارہ ضلع لیّہ کی شہادت۔مکرمہ عظیم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم بہادر خان صاحب درویش قادیان،مکرم سلیمان احمد صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا اور مکرم الحاج ڈی ایم کالوں صاحب آف سیرالیون کی وفات اور مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09/دسمبر 2011ء بمطابق 09/فتح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

مخالفینِ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے لے کر آج تک نہ کسی دلیل کے ساتھ بلکہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور اَنا اور مفادات کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے دعوے کو رَد کر رہے ہیں، جبکہ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزاروں دلائل ازروئے قرآن، ازروئے حدیث، ازروئے اقوال وتفسیرات صلحاء وعلماء گزشتہ ثابت فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح اور مہدی ہیں جس کی پیشگوئی قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ پھر آپ نے اپنی تائید میں الٰہی نشانات کی تفصیل بیان فرمائی۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ جو سلوک رہا اُس کی روشنی میں واضح فرمایا۔لیکن جن کے دلوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مہر لگ جائے اُن کے دلوں کے قفل کوئی نہیں کھول سکتا۔ جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دینا چاہے اُنہیں کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔لیکن سعید فطرت لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا، آپ کی بیعت میں شامل ہوئے۔اُن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کی سعادت پائی جن کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے ہدایت لکھ دی تھی۔لیکن جو لوگ نام نہاد علماء کے خوف سے یا اُن کے پیچھے چل کر آپؑ کی بیعت میں نہیں آئے وہ باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل کے نازل ہونے کے، روحانی بارش کے برسنے کے اس فضل اور روحانی بارش سے محروم رہے اور اب تک رہ رہے ہیں۔ اس کے مقابل پر جیسا کہ میں نے کہا جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے، جن میں نیکی اور سعادت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ آپ کے وقت میں بھی قبول کیا اور آج تک کرتے چلے جارہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ زمانے کے فساد کی حالت میں آنے کی تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ دنیا کی ہوا و ہوس زیادہ ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف کم ہو چکا ہے۔اس کی انتہا یہاں تک ہو چکی ہے کہ یہ نام نہاد مولوی اور اُن کے چیلے اپنی گراوٹوں کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ اس حد تک گر چکے ہیں کہ احمدیوں پر ظلم ڈھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اور اُس کے رسول کی ہتک سے بھی باز نہیں آتے اور پھر کہتے ہیں کہ یہ تو قادیانیوں نے کیا ہے۔خود قرآنِ کریم کے پاکیزہ اور بابرکت اوراق کو، صفحوں کو، زمین پر یا نالی میں پھینک دیں گے، کوڑے کے تھیلوں میں ڈال دیں گے اور پھر کسی احمدی کا نام لگا دیں گے اور احمدی کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہوتا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ اُسے تو اُس وقت پتہ چلتا ہے جب پولیس اُس کے گھر اُس کو پکڑنے کے لئے آجاتی ہے یا اُس کے خلاف ان گندہ ذہنوں کے جلوس سڑکوں پر نکل رہے ہوتے ہیں۔ یا پھر ان کا یہ بھی طریق ہے کہ سکولوں میں دیواروں پر، غلط جگہ پر، غلط طریقے سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی عزت وناموس پر ہر احمدی اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے بلکہ اپنی اولاد کو بھی قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے، آپ ﷺ کا نام لکھ کر پھر سکول کے احمدی بچوں کا نام لگا دیا جاتا ہے اور اس وجہ سے بچوں کو سکول سے نکال دیا جاتا ہے، اُن پر ظلم کئے جاتے ہیں، اُن کو مارا پیٹا جاتا ہے۔ بلکہ ان معصوم بچوں پر ہتکِ رسول کے مقدمات قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کی کوئی ضمانت بھی نہیں ہے اور سزا بھی انتہا کی ہے۔ایسی حرکت ہمارے احمدی معصوم بچوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس کے متعلق وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔ پس جب اخلاقی گراوٹ اس حد تک چلی جائے، جب خدا تعالیٰ کا خوف دلوں سے بالکل ہی غائب ہو جائے، جب گھٹیا اور ذلیل حرکتوں کی انتہا ہونے لگے تو پھر مظلوموں کی آہیں اور فریادیں اور پکاریں بھی اپنا کام دکھاتی ہیں۔

پس آجکل خاص طور پر پاکستان میں جو حالات ہیں، جن سے احمدی وہاں گزر رہے ہیں اس حالت میں جیسا کہ میں اکثر پہلے بھی کئی مرتبہ توجہ دلا چکا ہوں ہمیں اپنی دعاؤں کا محور صرف اور صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کو بنانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی جلد پکڑ کرے جو خدا اور اسلام کے نام پر ظلموں کی انتہا کئے ہوئے ہیں۔ خدا، اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ان دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ ان میں سے جو نیک فطرت ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ زمانے کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے والے بنیں۔ ہمارے مختلف پروگرام جو ایم ٹی اے پر آتے ہیں ان میں سے جو لائیو پروگرام ہیں ان میں کئی کالرز (Callers) اللہ تعالیٰ کے فضل سے حقیقت کو سمجھ کر پھر بیعت بھی کر لیتے ہیں۔ پس یہ نہیں کہ مسلمانوں میں سے اکثریت اس فساد اور ظلم کا حصہ ہے` لیکن یہ بہر حال ہے کہ ایک اکثریت خوف اور لاعلمی کی وجہ سے احمدیت کے پیغام کو سمجھنا نہیں چاہتی یا اگر سمجھتی ہے تو ملکی قانون کی وجہ سے خوفزدہ ہے اور ملکی قانون ملاں کے خوف سے احمدی کو عام شہری کے حقوق دینے پر بھی تیار نہیں۔ آج کل قانون کی حکمرانی نہیں ہے بلکہ مُلّاں کی حکمرانی ہے۔ مُلّاں نے کم علم مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ نعوذ باللہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آخری نبی مانتے ہیں جبکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عاشقِ صادق تمام نبیوں کے حُلَل میں، تمام مذاہب کے ماننے والوں کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالنے کے لئے آیا ہے نہ کہ خود مقابلہ کرنے کے لئے اور آپ علیہ السلام نے اپنے دلائل و براہین سے دنیا کے منہ بند کئے ہیں۔ اسلام پر حملے کرنے والوں کے آگے ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح آپ کھڑے ہو گئے۔ آپؑ نے دلائل و براہین سے نہ صرف اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والوں کو روکا بلکہ اُنہیں پھر پسپا کیا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان دلائل و براہین کے ساتھ دشمن پر اس طرح حملہ آور ہوئے کہ اُس کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ آپ علیہ السلام کو الہام ہوا کہ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 265)۔یعنی کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور یقیناً باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

یہ الہامات اور اس کے ساتھ فارسی اور اردو کے اور الہامات بھی ہیں، انہیں بیان فرمانے کے بعد آپ اپنی کتاب ’تریاق القلوب‘ میں فرماتے ہیں کہ:

’’ان تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میری قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دُنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دِکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔ میں وُہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملّتیں ہلاک ہو جائیں گی۔ مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہوگا‘‘۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 268-267)

پس اسلام کی خوبصورت تعلیم آج دنیا میں ہمیں آپ علیہ السلام کے ذریعے سے پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ آج آپ کی جماعت ہی ہے جو با قاعدہ نظم وضبط کے ساتھ ایک نظام کے ماتحت خلافت کے سائے تلے تبلیغِ اسلام کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ افریقہ میں تبلیغِ اسلام ہو یا یورپ میں یا کسی بھی دوسرے براعظم میں، کسی بھی ملک میں اسلام کی حقیقی تصویر جماعت احمدیہ ہی پیش کر رہی ہے۔

مَیں نے جب جماعتوں کو کہا کہ دشمنانِ اسلام قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے ہیں تو قرآن کی نمائش لگائی جائے، قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو واضح کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر نمائشیں لگیں اور لگ بھی رہی ہیں اور اس کے بعد دنیا سے، ہر جگہ سے یہی رپورٹس آ رہی ہیں کہ جو غیر لوگ آنے والے ہیں وہ دیکھ کے کہتے ہیں کہ جو قرآنی تعلیم اور جو اسلام تم پیش کر رہے ہو یہ تو اتنا خوبصورت اسلام ہے کہ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس کی مخالفت کس طرح کر رہے تھے۔ ہمارے سامنے تو اسلام کا یہ خوبصورت پہلو کبھی آیا ہی نہیں۔ یہ ہماری لاعلمی تھی۔ اکثروں کا بڑا معذرت خواہانہ لہجہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر لے کر جاتے ہیں۔ ان نمائشوں میں آنے والے پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے، تعلیم یافتہ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، دوسرے مذاہب والے بھی ہیں اور سب بلا استثناء اس کام کو سراہ رہے ہیں کہ یہ عظیم کام ہے جو تم لوگ کر رہے ہو۔ لیکن بدقسمتی سے ایک مُلّاں ہے اور ان کا بھی ایک طبقہ ہے جو بعض ملکوں میں اس نمائش کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم پھیلانے کی مخالفت کرتا ہے۔

مَیں نے شاید پہلے بھی یہاں بتایا تھا کہ ہندوستان میں، دہلی میں ایک بہت بڑے ہال میں جو حکومت سے کرائے پر لیا گیا تھا، ہم نے قرآنِ کریم کی نمائش لگائی تو اُس پر وہاں کے مُلّاں نے اپنے ساتھ چند شر پسندوں کو ملا کر اتنا شور مچایا کہ وہ نمائش جو تین دنوں کے لئے لگنی تھی دو دن میں سمیٹنی پڑی۔ لیکن ان دو دنوں میں بھی اس نے اپنا بھرپور اثر قائم کیا۔ وہاں کے ایک بڑے پڑھے لکھے صاحب ہیں جن کا ایک مقام بھی ہے وہ نمائش کے بعد وہ قادیان آئے اور پھر بتایا کہ میں پہلی مرتبہ قادیان آیا ہوں اور اس طرف سفر کر کے آیا ہوں اور چاہتا تھا کہ قرآنِ کریم اور اسلام کی اتنی عظیم خدمت کرنے والے جہاں رہتے ہیں وہ جگہ بھی دیکھوں اور پھر قادیان کی مختلف جگہیں دیکھیں اور متاثر ہوئے۔

لیکن یہ بھی بڑے افسوس سے مَیں کہتا ہوں کہ یہاں یوکے (UK) میں ایک شہر میں گزشتہ دنوں ہم نمائش لگا رہے تھے تو مُلّاؤں کے شور کی وجہ سے پولیس نے وہاں ہماری انتظامیہ کو نمائش نہ لگانے کی درخواست کی۔ اصول تو یہ ہونا چاہئے کہ ایسی درخواستوں کو ہمیں دلائل سے رَد کر دینا چاہئے لیکن وہاں کی مقامی جماعت یا جماعت کی مقامی انتظامیہ نے اُن کی یہ بات مان لی اور نمائش کینسل کر دی۔ اگر یہاں اس ملک میں یا ان ملکوں میں، یورپ میں، جہاں ہر طرح کی آزادی ہے اور حکومت کی طرف سے آزادی دینے کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر ہم نے مُلّاں کو سر پر چڑھا لیا تو ہم اس ملک میں بھی شدت پسندی کو فروغ دینے والے بن جائیں گے۔ یہ بات ہمیں انتظامیہ کو بھی اچھی طرح باور کروانی چاہئے اور اس نمائش کا دوبارہ اہتمام کرنا چاہئے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاموشی سے لگا لی جائے۔ اگر خاموشی سے لگانی ہے تو اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ ایک طرف دعویٰ ہے کہ ہم نے جری اللہ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے اور دوسری طرف پھر ہم مداہنت بھی دکھائیں؟ یہ نہیں ہوسکتا۔ اس ملک میں جیسا کہ مَیں نے کہا قانون کی حکمرانی ہے، حکومت دعویٰ کرتی ہے کہ یہاں قانون کی حکمرانی ہے تو قانون سے کہیں کہ تمہارا کام اس کو نافذ کرنا اور ہر شہری کے حق کی ادائیگی کرنا اور اُسے تحفظ دینا ہے اور یہ تم کرو۔

بہرحال یہ حال ہے مُلّاں کا کہ غیر مسلم ممالک میں، جیسے ہندوستان یا یہاں انگلستان میں جب قرآن اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے تو غیر مسلم نہیں بلکہ یہ نام نہاد مسلمان علماء کھڑے ہوتے ہیں کہ ہیں! یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ ایسا خطرناک کام، قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا کام یہ احمدی کر رہے ہیں، یہ ہم کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ہے ان اسلام کے ٹھیکیداروں کی اصل تصویر اور رُخ۔ لیکن ہم نے اپنا کام کئے جانا ہے۔ ہم نے ہر صورت میں اسلام کے مخالفین کے منہ بند کرنے ہیں اور قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ظاہر ہے ہم یہ کرتے چلے جائیں گے تا کہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لانے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا مغربی ممالک کی یہ عمومی خوبی ہے کہ ہر ایک کو قانون کے سامنے ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے یہاں اگر ہمارے کام میں کوئی روک ڈالتا ہے تو ہمیں قانون کی مدد لینی چاہئے۔ یہاں ان کے قانون کی برتری کی ایک مثال بھی پیش کر دیتا ہوں۔

گزشتہ دنوں جب میں یورپ کے دورے پر گیا تھا تو واپسی پر ایک جمعہ ہالینڈ میں بھی پڑھایا تھا اور وہاں میں نے وہاں کے ایک سیاستدان، ممبر آف پارلیمنٹ اور ایک پارٹی کے لیڈر جن کا نام خیرت وِلڈر ہے، کو یہ پیغام خطبہ میں دیا تھا کہ تم لوگ اسلام کے خلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو دریدہ دہنی میں بڑھے ہوئے ہو، گھٹیا قسم کی باتیں کر رہے ہو، دشمنی میں انتہا کی ہوئی ہے۔ اس چیز سے باز آؤ۔ نہیں تو اُس خدا کی لاٹھی سے ڈرو جو بے آواز ہے جو اپنے وقت پر پھر تم جیسوں کو تباہ و برباد بھی کر دیا کرتی ہے۔ وہ خدا یہ طاقت رکھتا ہے کہ تم جیسوں کی پکڑ کرے۔ مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے پاس طاقت تو کوئی نہیں، ہم دعاؤں سے تم جیسوں کا مقابلہ کریں گے۔ اس خطبہ کے خلاصے پر مشتمل پریس ریلیز جو ہمارا پریس سیکشن بھیجتا ہے، اُن کے انچارج جب یہ ریلیز بنا کر میرے پاس لائے تو باقی چیزیں تو انہوں نے لکھی ہوئی تھیں لیکن یہ فقرہ نہیں لکھا تھا۔ پھر اُن کو مَیں نے کہا کہ یہ فقرہ بھی ضرور لکھیں کہ ہمارے پاس کوئی دنیاوی ہتھیار نہیں ہے۔ یہی مَیں نے کہا تھا۔ لیکن ہم دعا کرتے ہیں کہ تم اور تم جیسے جتنے ہیں وہ فنا ہو جائیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہمارا اپنے تمام مخالفین اور دشمنوں سے مقابلہ یا تو دلائل کے ساتھ ہے یا پھر سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ساتھ۔ بہرحال یہ پریس ریلیز جو تھی، یہ خیرت ولڈر جو سیاستدان ہے اس نے بھی پڑھی اور انہوں نے اپنی حکومت کو خط لکھا اور حکومت سے، ہوم منسٹر سے چند سوال کئے۔ جب یہ وہاں پریس میں آئے تو وہاں کی جماعت نے مجھے لکھا کہ اس طرح اُس نے سوال کئے ہیں۔ لگتا تھا کہ جماعت والوں کو تھوڑی سی گھبراہٹ ہے۔ اُس پر مَیں نے اُنہیں کہا تھا کہ اگر ہوم آفس والے پوچھتے ہیں تو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، پریشان بھی ہونے کی ضرورت نہیں، کھل کر اپنا مؤقف بیان کریں۔ بنیاد تو اُس شخص نے خود قائم کی تھی جو غلط قسم کی حرکتیں کر رہا ہے۔ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط فلمیں بھی بنائی ہیں۔ انتہائی سخت زبان اُس نے استعمال کی تھی۔ اسلام کو بدنام کیا تھا۔ ہم نے تو اُس کا جواب دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی کی غیرت رکھنے والا ہے اور وہ پکڑ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

بہرحال اُس نے یہ سوال جو اپنی حکومت کو بھیجے تھے، اُس کے سوالوں کا کچھ دنوں کے بعد حکومت نے جواب بھی دیا اور یہ وہاں اخبار میں بھی آ گیا۔

وِلڈر نے پہلا سوال یہ کیا تھا کہ کیا یہ آرٹیکل کہ World muslim leader sends warning to Dutch politician Geert Wilders۔ عالمی مسلمان رہنما کی ہالینڈ کے سیاستدان خیرت ولڈر کو تنبیہ آپ یعنی وزارتِ داخلہ ہالینڈ کے علم میں ہے؟ تو وزیرِ داخلہ نے اُس کو جواب دیا کہ ہاں مجھے علم ہے۔ یہ آرٹیکل مَیں نے پڑھا ہے۔

پھر اگلا سوال اُس کا یہ تھا، (میرا نام لیا تھا) کہ مرزا مسرور احمد نے یہ کہا ہے کہ تم سُن لو کہ تمہاری پارٹی اور تمہارے جیسا ہر شخص بالآخر فنا ہوگا۔ یہ وِلڈر نے منسٹر کو لکھا۔ پھر آگے اس کی تشریح خود کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ اس مفسدانہ بیان پر وزارتِ داخلہ اسلامی تنظیم کے خلاف کیا قدم اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ڈچ وزیرِ داخلہ نے جواب دیا کہ پریس ریلیز کے مطابق مرزا مسرور احمد نے کہا ہے کہ ایسے افراد اور گروہ کسی فساد یا دیگر سیکولر حربوں سے نہیں بلکہ صرف دعا کے ذریعے ہلاک ہوں گے۔ اس بیان پر مَیں کوئی ایسی بات نہیں دیکھتا جو کہ فساد کو ہوا دیتی ہو یا باعثِ فساد ہو۔ اس لئے مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ مَیں احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف کوئی قدم اُٹھاؤں۔

پھر تیسرا سوال اُس نے کیا تھا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی ہالینڈ کا عالمگیر جماعت احمدیہ مُسلمہ اور مسرور احمد سے کیا تعلق ہے؟ اس کا ڈچ وزیر نے جواب دیا کہ احمدیہ مسلم جماعت ہالینڈ عالمگیر جماعت احمدیہ مُسلمہ کا ہی ایک حصہ ہے۔

تو یہ ہے اُن کا جواب۔ پس یہ اُن لوگوں کی انصاف پسندی ہے۔ ایک سیاستدان، جو پارٹی کا لیڈر بھی ہے، ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہے اور پھر اُن کا اپنا اہم مذہب ہے، جب سوال اُٹھاتا ہے تو اُس کے سوالوں کا انصاف پر مبنی جواب دیا جاتا ہے۔ سنا ہے ولڈر صاحب اب جماعت کے بارے میں مزید تحقیق کر رہے ہیں کہ کس طرح جماعت کے منفی پہلو حاصل کریں۔ لیکن یہ مخالفین جتنا چاہے زور لگا لیں۔ یہ الٰہی جماعت ہے اور ہمیشہ وہی بات کرتی ہے جو حق ہو اور صداقت ہو اور اس میں سے یہی کچھ اُن کو نظر آئے گا۔

پس ہمیں تو اس زمانے کے امام نے اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے اور دشمن کا منہ

دلائل سے بند کرنے کا فریضہ سونپا ہے اور اپنی اپنی بساط اور کوشش کے مطابق ہر احمدی اس کام کو سرانجام دے رہا ہے۔ اور جہاں اسلام پر دشمنانِ اسلام کو حملہ آور دیکھتا ہے وہاں احمدی ہے جو دفاع بھی کرتا ہے اور منہ توڑ جواب بھی دیتا ہے۔ دنیا کو سمجھاتا بھی ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی ملی ہوئی علم و معرفت ہے جس کو ہم استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہر احمدی بغیر کسی احساسِ کمتری کے بڑے بڑے لیڈروں اور مذہبی سربراہوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچا رہا ہے۔ دوسرے اگر لیڈروں کو ملنے جاتے ہیں تو مدد لینے جاتے ہیں یا دنیاوی مفادات لینے جاتے ہیں۔ کبھی اسلام کا پیغام پہنچانے کی جرأت نہیں کرتے۔

ابھی گزشتہ دنوں ہمارے کبابیر کے امیر صاحب کو ایک وفد کے ساتھ اٹلی جانے کا موقع ملا۔ جانے سے پہلے انہوں نے مجھے بھی کہا کہ یہ جو وفد جا رہا ہے اس میں کیونکہ ہر مذہب کے لوگ انہوں نے رکھے ہیں اور ایک ایسی مذہبی تقریب پیدا ہو رہی ہے کہ پوپ سے بھی ملاقات ہوگی بلکہ پوپ کے بلانے پر جا رہے ہیں اس لئے اگر مناسب سمجھیں تو آپ کی طرف سے اُسے کوئی پیغام دے دوں اور قرآنِ کریم کا تحفہ بھی دے دوں۔ تو مَیں نے اُنہیں کہا کہ بڑی اچھی بات ہے ضرور دیں۔ چنانچہ اُنہیں میں نے یہاں سے اپنا پیغام لکھ کر بھجوایا کہ پوپ کو جا کے دے دیں۔ اُس کی انہوں نے کاپیاں بھی کروالیں اور وہاں جب وہ گئے ہیں تو پوپ کو بھی دیا اور ویٹیکن کے اور بڑے بڑے پادری جو تھے اُن کو بھی دیا۔ قرآنِ کریم کا تحفہ بھی پوپ کو دیا۔ اس کی تصویر بھی وہاں اخباروں میں آئی۔ اُن کی رپورٹ کا ایک حصہ میں سناتا ہوں جو اُس کے بعد شریف عودہ صاحب نے لکھی۔

وہ لکھتے ہیں کہ خاکسار نے اٹلی میں پوپ کی رہائش گاہ ویٹیکن میں مورخہ 2011-11-10 کو اُن مذہبی لوگوں کے گروپ کے ساتھ ملاقات کی جن میں اسرائیل کے حاخامِ اعظم جو اُن کے بہت بڑے ربّائی ہیں اور کچھ عیسائی اور یہودی اور مسلمان عہدیداران شامل تھے۔ خاکسار نے پوپ کو (میرا لکھتے ہیں کہ) حضور کا خط پہنچایا اور اُنہیں بتایا کہ اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا بہت اہم پیغام ہے۔ انہوں نے یہ خط خود اپنے ہاتھ سے وصول کیا۔ اسی طرح میں نے اُنہیں اٹالین ترجمہ قرآن کا بھی ایک نسخہ پیش کیا۔ اٹالین اور اسرائیل ٹی وی نے نیز اٹالین اخبارات اور اسرائیل کے عربی اور عبرانی اخبارات نے خاکسار کی تصویریں پوپ کے ساتھ نشر کیں۔ ملاقات کے بعد ویٹیکن ریڈیو پر ایک پریس کانفرنس تھی میں نے اس میں حضور کے خط کا ذکر کیا اور خلاصہ بیان کیا اور صحافیوں میں اس خط کی کاپیاں تقسیم کیں۔ اسی طرح میں نے ویٹیکن میں مشرقِ وسطی میں موجود چرچز (Churches) کے ذمہ دار کارڈینل وغیرہ کو بھی کاپی مہیا کی۔ میں نے یہاں مذاکرات بین المذاہب کی کمیٹی سے بھی ملاقات کی اور انہوں نے مجھے اپنی کانفرنس میں بلانے کے لئے مجھ سے ایڈریس بھی لیا۔ ان کی اگلی کانفرنس آئندہ سال سرائیوو میں ہوگی۔

جو خط میں نے پوپ کو لکھا تھا اُس کا خلاصہ یہ ہے۔ پہلے کچھ دعائیہ کلمات تھے۔ پھر قرآن کریم کی یہ آیت تھی کہ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آل عمران:65) کہ تُو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہیں بنائے گا۔

پھر اس کا مَیں نے ذکر کیا تھا (خلاصہ بیان کر رہا ہوں) کہ آجکل اسلام اس لحاظ سے دنیا کی نظر میں ہے کہ اُس کی تعلیم کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ گو بعض مسلمانوں کے عمل اس کی وجہ ہیں لیکن جس وجہ سے نشانہ بنایا جا رہا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اور بعض مسلمان لوگوں کے جو غلط عمل ہیں اُن کی وجہ سے پڑھے لکھے لوگ بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرنے سے نہیں چوکتے۔ جس طرح کہ ہر مذہب کے بانی کی تعلیم ہے یا ہر مذہب کی تعلیم ہے کہ اس کا مقصد بندے کو خدا سے ملانا ہے اسی طرح اسلام کی تعلیم ہے اور بڑھ کر ہے۔ پس چند لوگوں کے غلط عمل کی وجہ سے اسلام پر غلط قسم کے حملے نہیں ہونے چاہئیں۔ اسلام ہمیں تمام انبیاء کی عزت کرنا سکھاتا ہے، اُن انبیاء کا جن کا ذکر بائبل میں بھی ہے اور قرآنِ کریم میں بھی۔ ہم جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاجز غلام ہیں، ہمیں بڑی شدید تکلیف پہنچتی ہے جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حملے کئے جاتے ہیں۔ ہم ان حملوں کا جواب دیتے ہیں لیکن آپؐ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اور قرآنِ کریم کی تعلیم دنیا کے سامنے رکھ کر جو پیار محبت اور بھائی چارے کی تعلیم ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ تقویٰ پر قدم مارو اور یہی آواز اس کو پھیلانے کے لئے ہماری مسجدوں سے پانچ وقت گونجتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی جاتی ہے اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

پھر آگے یہ بھی لکھا کہ آجکل دنیا کے امن کی بربادی اس لئے ہے کہ آزادی خیال اور ضمیر کی آڑ میں بعض لوگ ایک دوسرے کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور مذہبی طور پر بھی تکلیف پہنچائی جاتی ہے۔ آجکل دنیا میں چھوٹے پیمانے پر جنگیں شروع ہیں۔ آج دنیا کو ضرورت اس امر کی ہے کہ ان جنگوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ورنہ عالمی جنگ کی صورت بھی بن سکتی ہے۔ جس کی تباہی ناقابلِ بیان ہوگی۔

پھر مَیں نے اُنہیں لکھا کہ پس ہمیں دنیا کی مادی ترقی کی طرف زیادہ توجہ دینے کی سوچ رکھنے کے بجائے اس کو تباہی سے بچانے کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے ورنہ تباہی یقینی ہے۔ پس مذہبی لیڈروں کو آپس کی دشمنیوں اور حقوق کی تلفی سے دنیا کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اور پھر مَیں نے لکھا کہ کیونکہ آپ دنیا میں ایک آواز رکھتے ہیں۔ آپ کی بڑی زیادہ following ہے اس لئے اس امر کی کوشش کریں۔ تمام مذاہبِ عالم کو آج آپس میں تعاون کرتے ہوئے امن کی کوشش کرنی چاہئے اور اس طرح سے اپنے پیدا کرنے والے خدائے واحد کو پہچاننے کی طرف توجہ کریں۔ یہ اُس خط کا خلاصہ ہے جو اُن کو بھیجا گیا تھا۔ اللہ کرے کہ یہ پیغام اُن کی سمجھ میں بھی آ جائے اور پڑھ بھی لیا ہو۔ یہ لوگ انسانیت کی قدروں کو قائم کرنے والے ہوں اور مذاہب کا احترام کرنے والے ہوں اور سب سے بڑھ کر خدائے واحد کو پہچاننے والے ہوں۔

جیسا کہ شریف صاحب کی رپورٹ سے بھی ظاہر ہے کہ اس موقع پر بعض اور مسلمان مذہبی لیڈر بھی تھے یا بڑے لوگ تھے لیکن پوپ کو اسلام کا اور قرآن کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی تو زمانے کے امام اور جری اللہ کے ایک غلام کو۔ پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کی ہتک کرنے والے ہیں۔ ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جُڑ کر اسلام کی آج تک ایک نئی شان سے کامیابیوں کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ غیر جن کے دل میں بُغض اور کینے نہیں ہیں وہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو کام ہے اس میں یقیناً آپ نے اپنے مقصد کو پا لیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک مقدمہ قائم ہوا تھا۔ یہ بڑا مشہور مقدمہ ہے جو ایک پادری ہنری مارٹن کلارک نے قائم کیا تھا۔ اصل میں تو اس کے پیچھے اُس شکست کا بدلہ لینا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عیسائیوں کے درمیان ایک مباحثے میں عیسائیوں کو ہوئی تھی۔ جس بحث کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب جنگِ مقدس میں ملتی ہے۔ یہ مقدمہ مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کر کے کیا تھا۔ اس کی تفصیل بھی آپ کی کتاب 'کتاب البریہ' میں ملتی ہے۔ بہرحال اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُس وقت کے جج کپتان ڈگلس نے باعزت بری کیا تھا۔ آپ نے اس جج کو پیلاطوس ثانی کا خطاب دیا۔ تو یہ بھی ایک لمبی تفصیل ہے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اُس مقدمے میں بہت ذلیل ہوا تھا۔ بلکہ جج نے کہا تھا آپ ان کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ بھی کر سکتے ہیں۔ ان کے خلاف مقدمہ بھی کر سکتے ہیں۔

گزشتہ دنوں مجھے ہمارے آصف صاحب جو ایم ٹی اے کے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہنری مارٹن کلارک کے پڑپوتے سے رابطہ ہوا ہے اور وہ مجھے ملنا چاہتا ہے۔ تو مَیں نے اُنہیں کہا کہ بڑی خوشی سے آ جائیں۔ کسی دن اُن کو لے آئیں۔ چنانچہ وہ گزشتہ دنوں مجھے ملے۔ یہ ملنا تو شاید اتنا اہم نہیں۔ ایک ملاقات ہوتی ہے لوگ ملنے آتے رہتے ہیں لیکن جو باتیں اُنہوں نے کیں، اُن میں سے چند آپ کے سامنے بھی رکھتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی نشانی ہے۔ کس شان سے اللہ تعالیٰ آج بھی آپ کی تائید فرماتا ہے۔ میں نے باتوں باتوں میں جنگِ مقدس کے حوالے سے بات کی تو کہنے لگے کہ مَیں نے تو اس بارے میں حال ہی میں تحقیق کی ہے لیکن آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ ہنری مارٹن کلارک ماضی میں کھو گیا ہے۔ یہ اُن کے پڑپوتے کا بیان ہے کہ ہنری مارٹن کلارک ماضی میں کھو گیا ہے جبکہ اُس کے مدِ مقابل جو شخص تھا وہ دنیا بھر میں کامیاب ہے۔ کہنے لگے مجھے خود کچھ سال پہلے تک معلوم نہیں تھا کہ میرے پڑدادا کون ہیں۔ ابھی حال ہی میں مَیں اپنے آباؤ اجداد کی تلاش کر رہا تھا تو مجھے یہ پتہ چلا کہ ہنری مارٹن کلارک میرے پڑدادا ہیں۔ بہرحال تقریباً آدھا گھنٹہ ہماری گفتگو ہوتی رہی۔ بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں اور احتیاط سے میرے ساتھ بات کر رہے تھے۔ میں سمجھا شاید یہ اُن کا انداز ہوگا لیکن بعد میں آصف صاحب کو کہنے لگے کہ ساری ملاقات میں مَیں بڑی جذباتی کیفیت میں رہا ہوں۔ اور اُس کے بعد جب باتیں ہوئیں تو آصف صاحب نے انہیں دوبارہ بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہنری مارٹن کلارک کے بارے میں اگر بعض سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تو وہ اُس مارٹن کلارک کی ضد کی وجہ سے تھا اور اُس مباحثے کی صورتحال کی وجہ سے تھا جو اُس وقت پیدا ہوئی تھی۔ باوجود اس کے کہ بڑا واضح ہے اور سارے مباحثے کو پڑھ کر انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ فتح اسلام کی ہوئی لیکن وہ یہی نعرہ لگاتا رہا اور اس بات پر اصرار کرتا رہا کہ عیسائیت جیت گئی۔ تو پھر آپ نے یہی فرمایا کہ دعا کے ذریعے سے فیصلہ ہو جائے تاکہ اللہ تعالیٰ واضح نشان دکھائے۔ کافی لمبی باتیں کیں۔ اس پر وہ بے ساختہ کہنے لگا، God has certainly shown a sign even today۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یقینی طور پر نشان دکھا دیا بلکہ آج بھی نشان دکھا دیا ہے۔ ملاقات کا بھی اُس نے ذکر کیا۔ اس کی تفصیل تو مَیں نے آصف صاحب کو کہا ہے کہ کسی وقت مضمون بنا کر لکھ دیں۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت آج انہی دشمنانِ اسلام کی اولادوں کے منہ سے اللہ تعالیٰ ظاہر فرما رہا ہے۔ اگر سمجھ نہیں آتی تو ان مُلّاؤں کو جو دین کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے کیونکہ جو میری

تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرالیتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن (الحجر:10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدیؐ سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو وَآخَرِیْنَ مِنْہُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہِمْ (الجمعۃ:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی بلکہ مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلْحَمْد سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ مَیں از خود نہیں کہتا بلکہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔

اس کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے ’’ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ ‘‘۔ بے شک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے اور میرے اقرار سے خدا تعالیٰ کی تصدیق ہوتی اور اس کی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے، ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے؟‘‘۔ (ملفوظات جلد2 صفحہ 365-364 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپؑ دوسری کتاب میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے اور نیز یہ اس اپنی عمر تک بھی ہرگز نہ پہنچتا۔.......... کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مفتری گزرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افترا کر کے کہ وہ مجھ سے ہم کلام ہے پھر اس مدّتِ مدید کے سلامتی کو پالیا ہو۔ افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے اور قرآن کریم کی ان آیتوں کو یاد نہیں کرتے جو خود نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ایک ذرہ مجھ پر افترا کرتا تو میں تیری رگ جان کاٹ دیتا۔ پس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ تر کون عزیز ہے کہ جو اتنا بڑا افترا کر کے اب تک بچا رہے بلکہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال بھی ہو۔ سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ۔ اور جو باتیں خدائے تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں ان میں حد سے بڑھ کر ضدمت کرو اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دیوے۔ سو ڈرو اور باز آجاؤ۔ کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں۔ وَاِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِنُصْرَۃٍ مِنْ عِنْدِہٖ وَیَنْصُرُ عَبْدَہٗ وَیُمَزِّقُ اَعْدَآءَہٗ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 صفحہ 55-54)

اگر تم باز نہ آئے تو پس عنقریب اللہ تعالیٰ اپنی خاص نصرت کے ساتھ آئے گا اور اپنے بندے کی مدد کرے گا اور اُس کا دشمن پیسا جائے گا اور اُسے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کو کچھ عقل آئے اور اس پیغام کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو ہر جگہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنے آگے جھکنے کی اور دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

اب نمازوں کے بعد مَیں آج بھی چند جنازے پڑھاؤں گا جس میں سے پہلا جنازہ محترمہ مریم خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ذکری صاحب آف چوبارہ ضلع لیہ کا ہے۔ 5/دسمبر 2011ء کو شام تقریباً پانچ بجے جماعت احمدیہ چوبارہ ضلع لیہ میں چند غیر احمدی افراد نے ایک احمدی فیملی پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں موقع پر ہی آپ کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یعنی یہ شہید خاتون ہیں۔ آپ کا گھر مربی ہاؤس سے ملحقہ ہے۔ اس رقبے میں دیگر چند احمدی گھرانے بھی آباد ہیں۔ چند سال قبل اسی جگہ مخالف فریق نے مشترکہ کھاتے سے زمین خریدی اور بعد میں محکمہ مال سے ساز باز کر کے مرحومہ کے خاندان کا انتقالِ اراضی منسوخ کروا دیا۔ مقدمہ عدالت میں زیرِ سماعت بھی ہے۔ پہلے بھی مخالف فریق نے قبضہ کرنے کے لئے حملہ کیا تھا لیکن کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ واقع کے روز اس گروہ نے رقبے پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو مزاحمت کرنے پر بظاہر اینٹ مار کر جبکہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق کسی کے دستے کے وار سے یہ شدید زخمی ہوگئیں اور موقع پر ہی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ احمدیت کی وجہ سے ساری مخالفت تھی۔ ان کے خاوند کی دو بہنیں بھی زخمی ہوئی ہیں لیکن اُن کی حالت اب تسلی بخش ہے۔ مرحومہ کی عمر 25، 26 سال تھی۔ یہ پورا خاندان پیشے کے لحاظ سے زمیندار ہے۔ ان کے خسر نے 1992ء میں جب یہ رقبہ خریدا تو اُس میں سے احمدیہ مسجد کے قریب واقعہ ایک کنال کا پلاٹ جماعت کو پیش کیا جس پر اب مربی ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ مخالف فریق کافی عرصے سے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور ہائی کورٹ تک یہ مقدمہ گیا ہوا تھا۔ ہائی کورٹ میں بھی ناکامی ہوئی اس کے بعد انہوں نے ریکارڈ تبدیل کرنے کی کوشش کی اور وہاں جس طرح کہ پاکستان میں طریق ہے مل کر ساز باز کر کے اُس کے ریکارڈ کو اپنے نام تبدیل بھی کروالیا۔ لیکن بہر حال مقدمہ ابھی چل رہا تھا۔ کیونکہ کافی ٹینشن تھی۔ اس لئے جب ڈی پی او کو جماعت نے رپورٹ کی تو ڈی پی او نے صاف لفظوں میں معذرت کر لی کہ مَیں مخالف فریق کو ناراض نہیں کر سکتا۔ بہر حال مریم خاتون صاحبہ کی وفات کے بعد قریبی جماعت شیر گڑھ ضلع لیہ میں ان کی تدفین کی گئی ہے۔ اور جو ملزم تھا، جس نے ان کو شہید کیا، وہ پولیس کی مدد سے ہی فرار ہو چکا ہے۔ ان کے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر نو سال ہے، اور بچی ماریہ پروین ساڑھے چھ سال کی ہے اور پھر بچہ ساڑھے پانچ سال کا ہے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ عظیم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔ یہ تین دسمبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مونگھیر صوبہ بہار کی رہنے والی تھیں اور حضرت میاں شادی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو تھیں۔ بچپن سے ہی قادیان جانے کے لئے دعا کرتی تھیں اور اس کے لئے آپ نے ایک لمبی نظم بھی کہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا سنی اور شادی کے بعد 1952ء میں قادیان آ گئیں۔ نظم کا ایک شعر اس طرح سے ہے ؎

دعائے آرزو یا ربّ عاجزہ عظیم النساء کی   دکھادے جلد بستی قادیان دارالاماں کی

آپ نے خاوند کے ساتھ زمانہ درویشی ہر قسم کے نامساعد اور کٹھن حالات کے باوجود نہایت وفا اور اخلاص کے ساتھ گزارا۔ اور میاں کی وفات کے بعد 29 سال کا طویل عرصہ نہایت صبر اور شکر کے ساتھ بیوگی کی حالت میں قادیان کی مقدس سرزمین میں مقیم رہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اُنہیں بڑے عمدہ رنگ میں قرآنِ کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم سلیمان احمد صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا۔ ان کی وفات یکم دسمبر 2011ء کو ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دل کی بیماری کی وجہ سے وفات ہوئی۔ 1953ء کی ان کی پیدائش تھی۔ 1978ء میں انہوں نے بیعت کی۔ 1979ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں فصل الخاص میں داخل ہوئے۔ جولائی 1985ء میں مبشر کا امتحان پاس کیا اور واپس انڈونیشیا آ گئے۔ ان کا تقرر بوگور (Bogor) میں ہوا اور بعد میں ان کو نَو (9) مختلف مقامات پر خدمت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت جماعت بانڈونگ (Bandung) میں متعین تھے۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ان کے تین بچے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

چوتھا جنازہ الحاج ڈی ایم کالوں صاحب سیرالیون کا ہے۔ یہ 26/نومبر 2011ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے غربت میں آنکھ کھولی تھی اور کہا کرتے تھے کہ پندرہ سال کی عمر تک وہ ننگے پاؤں پھرا کرتے تھے مگر علم سے محبت نے اُن کی کامیابیوں کے قدم چومے اور نوجوانی میں سیرالیون پروڈیوس مارکیٹنگ بورڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر مقرر ہو گئے۔ خود پڑھے، تعلیم حاصل کی۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں اور آپ کی اہلیہ حاجیہ سلمٰی کالوں صاحبہ سیرالیون میں بطور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ٹومی کالوں صاحب ہیں جو یہاں رہتے ہیں، سابق صدر خدام الاحمدیہ بھی رہ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی اولادوں میں بھی جاری رکھے۔ ان سب کی نمازِ جنازہ انشاء اللہ نماز کے بعد ادا ہوگی۔ ☆☆☆

کیا آپ نے اس ماہ اپنی جماعت میں اصلاحی کمیٹی کا اجلاس منعقد کرلیا ہے؟ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

خطبہ جمعہ

یقیناً پہلی مرتبہ قرآن کریم پڑھانا اور ختم کروانا ایک بہت اہم کام ہے لیکن اپنی فکریں صرف ایک دفعہ قرآن کریم ختم کروانے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ بعد میں بھی مستقل مزاجی سے نگرانی کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم پڑھانے کے ساتھ ھی قرآن کریم کی محبت پیدا کرنی بھی ضروری ھے۔

بچوں میں قرآن کریم کی محبت اس وقت پیدا ہوگی جب والدین قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر غور اور تدبر کی عادت بھی ڈالنے والے ہوں گے۔

ہمیں اپنے گھروں کو تلاوت قرآن کریم سے بھرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھیں تاکہ اس کے احکام سمجھ میں آئیں۔

قرآن کریم میں بیان ھوئی ھوئی تمام قسم کی نیکیوں کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

UCL میں منعقدہ ایک تقریب میں اسلامی تعلیمات پر اعتراض کرنے والی خواتین کو دو احمدی نوجوانوں کی طرف سے قرآن شریف اور اسلام کی حقیقی تعلیم کی رو سے مسکت اور مدلّل جواب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 ردسمبر 2011ء بمطابق 16 رفتح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

ہمارے بچے عموماً ماشاءاللہ بڑی چھوٹی عمر میں قرآنِ کریم ختم کر لیتے ہیں۔ جن کی ماؤں کو زیادہ فکر ہوتی ہے کہ ہماری اولاد جلد قرآنِ کریم ختم کرے وہ اُن پر بڑی محنت کرتی ہیں۔ یہاں بھی اور مختلف ملکوں میں جب مَیں جاتا ہوں تو وہاں بھی بچوں اور والدین کو شوق ہوتا ہے کہ میرے سامنے بچوں سے قرآنِ کریم پڑھوا کر اُن کی آمین کی تقریب کروائیں۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کروانے کے بعد پھر اُن کی دہرائی اور بچے کو مستقل قرآنِ کریم پڑھنے کی عادت ڈالنے کے لئے عموماً اتنا تردّد اور کوشش نہیں ہوتی جتنی ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کروانے کے لئے کی جاتی ہے۔ کیونکہ مَیں جب پوچھتا ہوں کہ تلاوت باقاعدہ کرتے ہو یا نہیں (بعضوں کے پڑھنے کے انداز سے پتہ چل جاتا ہے) تو عموماً تلاوت میں باقاعدگی کا مثبت جواب نہیں ہوتا۔ حالانکہ ماؤں اور باپوں کو قرآنِ کریم ختم کروانے کے بعد بھی اس بات کی نگرانی کرنے چاہئے اور فکر کرنی چاہئے کہ بچے پھر باقاعدہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کی عادت ڈالیں۔

پس اپنی فکریں صرف ایک دفعہ قرآنِ کریم ختم کروانے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ بعد میں بھی مستقل مزاجی سے اس کی نگرانی کی ضرورت ہے۔ یقیناً پہلی مرتبہ قرآنِ کریم پڑھانا اور ختم کروانا ایک بہت اہم کام ہے۔ بعض مائیں چار پانچ سال کے بچوں کو قرآنِ کریم ختم کروا دیتی ہیں اور یقیناً یہ بڑا محنت طلب کام ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مستقل مزاجی سے اسے جاری رکھنا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ گزشتہ دنوں ایک خاتون کا مجھے خط ملا جس میں میری والدہ کا ذکر تھا اور لکھا کہ ایک بات جو انہوں نے مجھے کہی اور آج تک میں اس پر اُن کی شکرگزار ہوں کہ ایک دفعہ میں اپنی بچی یا بچے کو لے کر گئی جس نے قرآنِ کریم ختم کیا تھا تو مَیں نے بڑے فخر سے انہیں بتایا کہ اس بچے نے چھ سال کی عمر میں قرآنِ کریم ختم کر لیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ چھ سال یا پانچ سال میں قرآنِ کریم ختم کرنا تو اتنے کمال کی بات نہیں ہے۔ مجھے تم یہ بتاؤ کہ تم نے بچے کے دل میں قرآنِ کریم کی محبت کتنی پیدا کی ہے؟ تو حقیقت یہی ہے کہ قرآنِ کریم پڑھانے کے ساتھ ہی قرآنِ کریم کی محبت پیدا کرنی بھی ضروری ہے۔ اور تبھی بچے کو خود پڑھنے کا شوق بھی ہوگا۔ اور جس زمانے اور دَور سے ہم گزر رہے ہیں جہاں بچوں کے لئے متفرق دلچسپیاں ہیں۔ ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے، دوسری کتابیں ہیں۔ ان دلچسپیوں میں بچے کا خود صبح باقاعدہ تلاوت کرنا اور پڑھنا اُسے قرآنِ کریم کی اہمیت کا احساس دلائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اس زمانے میں جب مختلف قسم کی دلچسپیوں کے سامان ہیں، مختلف قسم کی دلچسپی کی کتابیں موجود ہیں، مختلف قسم کے علوم ظاہر ہو رہے ہیں، اس دور میں قرآنِ کریم پڑھنے کی اہمیت اور زیادہ ہو جاتی ہے اور ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پس اس کو پڑھنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں میں قرآنِ کریم کی محبت اُس وقت پیدا ہو گی جب والدین قرآنِ کریم کی تلاوت اور اُس پر غور اور تدبر کی عادت بھی ڈالنے والے ہوں گے۔ اُس کے پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دیں گے۔ جب ہر گھر سے صبح کی نماز کے بعد یا آجکل کیونکہ سردیوں میں نماز لیٹ ہوتی ہے، اگر کسی نے کام پر جلدی نکلنا ہے تو نماز سے پہلے تلاوت باقاعدہ ہو گی تو وہ گھر قرآنِ کریم کی وجہ سے برکتوں سے بھر جائے گا اور بچوں کو بھی اس طرف توجہ رہے گی۔ بچے بھی اُن نیکیوں پر چلنے والے ہوں گے جو ایک مومن میں ہونی چاہئیں۔ اور جوں جوں بڑے ہوتے جائیں گے قرآنِ کریم کی عظمت اور محبت بھی دلوں میں بڑھتی جائے گی۔ اور پھر ہم میں سے ہر ایک مشاہدہ کرے گا کہ اگر ہم غور کرتے ہوئے باقاعدہ قرآنِ کریم پڑھ رہے ہوں گے تو جہاں گھروں میں میاں بیوی میں خدا تعالیٰ کی خاطر محبت اور پیار کے نظارے نظر آ رہے ہوں گے، وہاں بچے بھی جماعت کا ایک مفید وجود بن رہے ہوں گے۔ اُن کی تربیت بھی اعلیٰ رنگ میں ہو رہی ہو گی۔ اور یہی چیز ہے جو ایک احمدی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے پوری توجہ اور کوشش سے کرنی چاہئے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ہم میں پیدا کرنے کے لئے بہت کوشش فرمائی ہے اور آپؑ کے آنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ قرآنِ کریم کو دنیا میں ہر چیز سے اعلیٰ مقام دینے والے بنیں اور اسے وہ عزت دیں جس کے مقابلے میں کوئی اور چیز نہ ہو۔ قرآنِ کریم کی عزت کو ہم صرف اس حد تک ہی نہ رکھیں جو عموماً غیر از جماعت کرتے ہیں کہ خوبصورت کپڑوں میں رکھ لیا، خوبصورت شیلف میں رکھ لیا، خوبصورت ڈبوں میں رکھ لیا۔ قرآنِ کریم کی اصل عزت یہ ہے اور اس کی محبت یہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ اُس کے اوامر اور نواہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ جن چیزوں سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے اُن سے انسان رُک جائے اور جن کے کرنے کا حکم ہے اُن کو انجام دینے کے لئے اپنی تمام تر قوتوں اور استعدادوں کو استعمال کرے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی تلاوت کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیشمار جگہ اپنی کتب میں، اپنی مجالس میں، ملفوظات میں قرآنِ کریم کی اہمیت بیان فرمائی ہے اور ان باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان توقعات کا ذکر فرمایا ہے جو ایک احمدی سے اور ایک بیعت کنندہ سے آپ کو ہیں۔

پس ہمیں اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے بھرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھیں تاکہ اُس کے احکام سمجھ میں آئیں۔ گھروں میں بچوں کے سامنے قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے سمجھنے اور اس کے ترجمے کے تذکرے اور کوشش بھی ہو۔ صرف تلاوت کی عادت نہ ڈالی جائے بلکہ ایسی مجلسیں ہوں جہاں قرآنِ کریم سے چھوٹی چھوٹی باتیں نکال کر بچوں کے

سامنے بیان کی جائیں تا کہ اُن میں بھی شوق پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز اور قرآن کے ترجمے کو سمجھنا اور پڑھنا بڑا ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن صرف ترجمہ پڑھنا اور اصل عربی متن یا عبارت نہ پڑھنا اس کی اجازت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

’’ہم ہرگز فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے۔ اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے (کہ صرف ترجمہ پڑھنا کافی ہے) وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 265۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہی قرآنِ کریم کا اعجاز ہے اور یہ ایک بہت بڑا اعجاز ہے کہ اب تک اپنی اصلی حالت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) کہ یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں‘‘۔

اور یہ اعجاز جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ اصلی عربی عبارت میں آج تک چلا آ رہا ہے اور شدید سے شدید معترضین اور مخالفینِ اسلام جو ہیں وہ بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہتے کہ قرآنِ کریم اپنی اصلی شکل میں اپنی اصلی حالت میں آج تک محفوظ ہے۔ اگر صرف ترجموں پر انحصار شروع ہو جائے تو ترجمے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہو رہے ہیں۔ بلکہ جب ہم اپنا ترجمہ دنیا کے سامنے رکھتے ہیں تو وہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ بالکل مختلف ہے کیونکہ غیروں نے صحیح ترجمے نہیں کئے ہوئے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے ایک بہت بڑے پادری نے امریکہ میں قرآنِ کریم کے کچھ ترجموں پر (صرف ترجمے لئے تھے، عربی ٹیکسٹ نہیں لیا تھا، متن نہیں لیا تھا) اعتراض کر دیا کہ اسلام یہ کہتا ہے، اسلام یہ کہتا ہے اور قرآن یہ کہتا ہے۔ اُس کو جب ہم نے اپنی تفسیر بھجوائی تو اُس کا جواب بھی اُس نے دیا اور بڑا پیچھا کرنے کے بعد یہی جواب تھا کہ میں نے جو ترجمے کئے ہیں وہ بھی مسلمانوں کے لکھے ہوئے ہیں۔

بہر حال یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے ہمیں ترجمے میں بھی عربی متن کے قریب تر کر دیا اور اُس کے صحیح معنی اور معارف سکھائے ہیں۔

یہاں ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ گزشتہ دنوں احمدیت پر کسی اعتراض کرنے والے کا اعتراض نظر سے گزرا جس میں اُس نے کہا تھا کہ اگر مرزا صاحب نبی تھے تو پھر انہوں نے اپنی جماعت کو یہ کیوں کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی پیروی کرو۔ تو اس کا جواب تو آپ کی تحریر کی رو سے بہت جگہ آیا ہوا ہے۔ یہ قطعاً کبھی کہیں نہیں کہا گیا کہ پیروی کرو۔ لیکن قرآنِ کریم کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ یہ ایک حوالہ ہے۔ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ذکر کیا کہ حنفی مذہب میں صرف ترجمہ پڑھنا کافی سمجھا گیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا ’’اگر یہ امام اعظم کا مذہب ہے تو پھر اُن کی خطا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 265۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ان کی وہ بات غلط تھی۔ بیشک وہ امام ہیں انہوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے، بہت سارے مسائل اکٹھے کئے ہیں لیکن اگر انہوں نے یہ کہا ہے کہ صرف ترجمہ پڑھنا کافی ہے تو یہ غلط ہے۔

بہر حال اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی اصل حفاظت کرنے کا ذریعہ بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کو قرآنِ کریم سمجھنے اور اس سے محبت کرنے کی بیشمار جگہ تلقین فرمائی ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’قرآنِ شریف قانونِ آسمانی اور نجات کا ذریعہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 130۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

گو اس فقرہ کے سیاق و سباق میں ایک بحث کا ذکر چل رہا ہے جو آپ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرآنِ شریف سے وفات ثابت کرنے کے لئے بیان فرما رہے ہیں لیکن یہ عمومی اصول بھی ہے کہ قرآنِ شریف قانونِ آسمانی ہے اور اس لحاظ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ ہم اگر دیکھیں تو دنیاوی قانون بھی صرف قانون بن جانے سے فائدہ نہیں دیتا جبتک کہ اُسے لاگو نہ کیا جائے، اُس پر عمل درآمد نہ کروایا جائے۔ اسی طرح قرآنِ کریم کا قانون بھی اُس وقت فائدہ مند ہے اور نجات دلانے والا ہے جب اُس پر عمل کیا جائے۔ اگر اُس پر عمل نہیں ہوگا تو یہ نجات دلانے کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ صرف پڑھ لینے اور عمل نہ کرنے سے نجات نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعامات کے ہم وارث نہیں بن سکتے۔ پس قرآنِ کریم کی تعلیم کو سمجھنا اور اُس پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ ہے اور نجات کا ذریعہ ہے۔ یہ اُن لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اُسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپروا ہیں، اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اُس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اُس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اُسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر مُنہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظّ اُٹھاتا۔ مگر وہ باوجود علم کے اُس سے ویسا ہی دور ہے جیسا ایک بے خبر‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیغام کو، ان درد سے بھرے الفاظ کو سمجھتے ہوئے قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری بیعت کا حقیقی حق اسی صورت میں ادا ہوگا جب ہم قرآنِ کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں گے اور قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہوا، کہ قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہوئی ہر برائی سے رُکنا اور اس میں بیان شدہ ہر نیکی کو اختیار کرنا اور اس کو اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کرنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآنِ شریف صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترکِ شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب مَیں صاحبِ کمال ہو گیا، بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال و افعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور اُن کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 208۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر ایک مومن کو قرآنِ کریم سے حقیقی محبت ہے تو وہ اس معیار پر خود بھی پہنچنے کی کوشش کرے گا اور کرتا ہے اور اپنے بچوں کو بھی وہاں تک لے جانے کی کوشش کرے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ شر اور برائی سے رکنا کوئی کمال نہیں۔ کسی بری حرکت سے رکنا، کسی شر سے رکنا یہ تو کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ ہمارا مطمحِ نظر نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمیں اپنے ٹارگٹ بڑے رکھنے چاہئیں اور اُس کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے کہ قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہوئی تمام قسم کی نیکیوں کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔ جب یہ کوشش ہر مرد، عورت اور بچے سے ہو رہی ہوگی تو ایک پاک معاشرے کا قیام ہو رہا ہوگا۔ اُس معاشرے کا قیام ہوگا جس کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ آئے دن جو اسلام اور قرآنِ کریم پر اعتراض کرنے والے ہیں اُن کے منہ بھی بند ہوں گے۔

یہاں دو عورتوں کا آجکل بڑا شُہرہ ہے جو اسلامی قوانین پر اعتراض میں حد سے بڑھی ہوئی ہیں۔ مختلف جگہوں پر وہ لیکچر وغیرہ دیتی رہتی ہیں۔ گزشتہ دنوں خدام الاحمدیہ یوکے (UK) کی کوشش سے یوسی ایل (UCL) میں ایک مباحثہ ہوا۔ ان کے ساتھ ایک ڈیبیٹ (Debate) کی صورت پیدا ہوئی جو یونیورسٹی کی انتظامیہ نے آرگنائز کی تھی۔ جس میں ان دو خواتین نے، جو اُن کا طریقہ کار ہے اپنی طرف سے اسلام پر اعتراضات کی بڑی بھرمار کی۔ لیکن ہمارے خدام جن میں سے ایک پاکستانی اوریجن (Origion) کے ہیں اور یہاں ہمارے یوکے (UK) کے جامعہ میں پڑھتے ہیں، جامعہ کے طالبعلم ہیں، اور دوسرے ایک انگریز نو احمدی۔ ان دونوں نے اُن کو ایسے مُسکت اور مدلّل جواب قرآنِ کریم سے اور قرآنِ شریف کی تعلیم کی رو سے دیئے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم کی رو سے دیئے کہ وہ اُس وقت غصہ سے پیچ و تاب کھاتی رہیں بلکہ اُن کے حمایتیوں نے بھی اُن کی اس حالت پر جس طرح وہ اعتراض کر رہی تھیں بڑھ بڑھ کے افسوس کا اظہار کیا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی نوجوانوں کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم کی فتح ہوئی۔

پس ہمیں قرآنِ کریم سمجھنے کی بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، تبھی ہمارے اپنے گھر بھی جنت نظیر بنیں گے اور اپنے معاشرے اور ماحول میں بھی ہم تبلیغ کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔

قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کا طریق سکھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآنِ شریف تدبر و تفکّر و غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰن۔ یعنی بہت سے ایسے قرآنِ کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآنِ کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اُس پر عمل نہیں کرتا اُس پر قرآنِ مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآنِ کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 157۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ صورت اُسی وقت ہو سکتی ہے جب اس کی اہمیت کا اندازہ ہو، اس سے خاص تعلق ہو۔ پس یہ اہمیت اور خاص تعلق ہم نے اپنے دلوں میں قرآنِ کریم کے لئے پیدا کرنا ہے۔ بعض لوگوں کے اس بہانے اور یہ کہنے پر کہ قرآنِ شریف سمجھنا بہت مشکل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآنِ شریف کو نہیں سمجھ سکتے‘‘۔ (اس واسطے) ’’اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے کہ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ اُن کی غلطی ہے۔ قرآنِ شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی

فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل اَن پڑھ تھے سمجھا دیا تھا تو پھر اب کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 177۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس زمانے میں تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جنہوں نے ہمیں ظاہری احکام ہی نہیں بتائے بلکہ قرآنِ کریم کے گہرے حقائق و معارف ہمیں کھول کر بیان کر دیئے۔ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) کا فیض ہمیں پہنچایا ہے۔ پس اس خزانے سے ہمیں جواہرات جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیئے۔ اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جبتک ہم اس سے حقیقی محبت کرنے والے نہیں بنیں گے۔ جماعت سے باہر مسلمانوں میں، دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی قراءت بڑی اچھی ہے، انعامات حاصل کرتے ہیں، بڑی بڑی ریکارڈنگ کی کیسٹس اُن کی دنیا میں چلتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اچھی قراءت کرنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کو قرآنِ کریم کے معانی اور مطالب کا نہیں پتہ۔ بلکہ بڑے بڑے علماء کو نہیں پتہ لگتا تبھی تو اسلام میں بہت عرصہ آیات کے ناسخ و منسوخ کا ایک مسئلہ چلتا رہا ہے اور پھر ابھی بھی بعض آیتوں کی ان کو سمجھ نہیں آتی جس میں ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ بھی ہے۔ بہر حال یہ ان کے معانی و مطالب سے ناآشنا ہیں۔ اس بارے میں بڑی انذار کرنے والی ایک حدیث ہے جو حضرت عباسؓ بن عبد المطلب روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو ڈینگیں ماریں گے کہ ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑا عالم کون ہے؟ پھر آپؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں ایسے لوگوں میں کوئی بھلائی والی بات دکھائی دیتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ہرگز نہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ لوگ تم میں سے اور اسی اُمّت میں سے ہی ہوں گے لیکن وہ دوزخ کی آگ کا ایندھن ہوں گے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب العلم باب کراھیۃ الدعوی حدیث 876 جلد نمبر 1 صفحہ 252-251۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء۔ مسند البزار۔ مسند العباس بن عبد المطلب۔ جلد 2 صفحہ 218)

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی اور دوزخ کی آگ سے بچانے والی اصل چیز عاجزی سے قرآنِ کریم کی تعلیم کو سمجھ کر اُس پر عمل کرنا ہے۔ اس کو پیشہ بنانا نہیں ہے بلکہ اس سے محبت کرنا ہے۔ اور آج ہم میں سے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ اس پر توجہ دے۔ اس کے حصول کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ’کشتی نوح‘ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی نے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اِس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی‘‘ (گندے لوتھڑے کی طرح تھی) ’’قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27-26)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا‘‘ (یعنی اس کا شریعت اور روحانیت کا فیض جو ہے وہ قیامت تک جاری ہے) ’’اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دُنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دُنیا ختم نہ ہو جب تک محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کیلئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ:6)‘‘۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14-13)

اللہ کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اور آئندہ تا قیامت جو بھی آنے والی نسلیں ہوں، جنہوں نے مسیح محمدی کو مانا ہے، وہ قرآنِ کریم سے حقیقی رنگ میں محبت رکھتے ہوئے اس کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں، اور اس کی برکات سے ہر دم فیض پاتے چلے جانے والے ہوں۔ ☆☆☆

ضرورت ہے

دار التبلیغ کاٹھمنڈو (نیپال) میں جماعتی اکاؤنٹ کو انگریزی میں Maintain کرنے اور ہر ماہ کے بل ہائے عملہ و سائر تیار کرنے کیلئے کمپیوٹر سافٹ ویئر میں مہارت رکھنے والے ایک تجربہ کار B.Com کارکن کا درجہ اول گریڈ میں تقرر کیا جانا مقصود ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احمدی نوجوانوں کیلئے یہ ایک نادر موقعہ ہے ان شرائط پر پورا اترنے والے امیدواران اپنے تعلیمی سٹیٹس اور میڈیکل فٹنیس سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر اور زول امیر کی تصدیق و سفارش کے ساتھ مورخہ 15 مارچ 2012ء تک وکالتِ علیاء تحریک جدید قادیان کو بھجوا دیں تا سلیکشن کی کاروائی مکمل کی جا سکے۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

اعلان نکاح و رخصتانہ

مورخہ 23 جنوری 2012ء کو محترم امتیاز احمد صاحب ولد نیاز احمد صاحب آف خانپور ملکی بہار کا نکاح عزیزہ صباح پروین صاحبہ بنت شیخ منیر احمد صاحب آف کیرنگ کے ساتھ مبلغ -/25000 روپے حق مہر پر محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا اور اس کے بعد بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت ثابت ہو۔ آمین۔ (ادارہ)

جلسہ فضائل قرآن مجید تقریب آمین

دہلی: الحمد للہ مورخہ 26 جنوری 2012ء کو جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے جلسہ فضائل قرآن مجید و تقریب آمین منعقد ہوئیں۔

اس سلسلہ میں ایک جلسہ ٹھیک پانچ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت مکرم نور الامین صاحب نے کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر سید بلال احمد نے قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ مع ترجمہ پڑھا۔ بعدہ پہلی تقریر مکرم عبد القیوم صاحب نے ’’قرآن کریم اور آزادی ضمیر‘‘ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم عبد الشکور لون صاحب نے ’’قرآن کریم کی اہمیت اور برکات‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم سلیق احمد صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم محمود کی آمین پڑھی۔ جلسہ کی تیسری تقریر خاکسار نے ’’قرآن کریم کے کچھ چنندہ پہلوں‘‘ کے موضوع پر کی۔ آخر پر صدر جلسہ مکرم داؤد احمد صاحب نے خطاب کے بعد دُعا کرائی۔ اس جلسہ میں تین بچوں کی آمین بھی کی گئی۔ جلسہ کی حاضری تقریباً 150 تھی۔ جس میں خدام، اطفال اور انصار کے علاوہ لجنہ اور ناصرات بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔ (سید عبد الہادی کاشف، مبلغ سلسلہ دہلی)

یوم تبلیغ

جیند: مورخہ 31 جنوری 2012 کو جیند زون کے آٹھ شہروں میں یوم تبلیغ کے ذریعہ ضلعی حکام و شہر کے معزز افراد میں لیف لیٹ کے ذریعہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا احسن رنگ میں تعارف کرایا گیا۔ اللہ کے فضل سے سب جگہ افسران و معززین نے جماعت کے امن پسند پیغام اور جماعت کی کوششوں کو بہت سراہا۔

تمام شہروں میں چار تا چھ افراد پر مشتمل گروپ بنائے گئے تھے۔ الحمد للہ ہمارے خدام نے نہایت ہی شاندار طریق پر تبلیغ کی اور جماعت کا پیغام پہنچایا مذکورہ آٹھ شہر درج ذیل ہیں۔ فتح آباد۔ ٹوہانہ۔ حصار۔ ہانسی۔ نروانہ۔ جیند۔ روہتک۔ بھوانی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساعی کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔

(زونل امیر و مبلغ انچارج جیند۔ ہریانہ)

پاکستان کی قومی اسمبلی 1974ء کی سربستہ کارروائی اور معاندین احمدیت کی بدحواسیاں

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد۔ ربوہ)

حال ہی میں محمد متین خالد صاحب کا ایک مضمون رسالہ ضیاءِ حدیث ،اہلِ حدیث ، ایشیا، ختمِ نبوۃ ، الفاروق اور بعض دیگر رسائل میں شائع ہوا ہے۔اس مضمون کا عنوان ہے’’قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا مگر وہ پریشان ہوگئے......آخر کیوں؟‘‘۔

جیسا کہ اس مضمون کا عنوان ظاہر کرتا ہے اور اس کے پہلے صفحہ پر یہ بات وضاحت سے درج کی گئی ہے کہ 1974ء سے لے کر اب تک یہ مطالبہ احمدیوں کی طرف سے مسلسل کیا جاتا رہا ہے کہ 1974ء میں دوسری ترمیم کے وقت پاکستان کی قومی اسمبلی میں جو خفیہ (In Camera) کارروائی کی گئی تھی اور جس میں وہ حصہ بھی شامل ہے جس میں جماعت احمدیہ کے وفد جس کی سربراہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کر رہے تھے سے سوالات کئے گئے تھے، اسے اب منظر عام پر آنا چاہئے۔واضح رہے کہ اس کارروائی کو قومی اسمبلی نے قاعدہ بنا کر خفیہ رکھا تھا اور اس کے مندرجات نہ منظر عام پر لائے گئے تھے اور نہ ان کو شائع کیا گیا تھا۔

یہ امر دلچسپ ہے کہ اس مضمون کے مطابق بھی یہ دیرینہ مطالبہ ہمیشہ احمدیوں کی طرف سے کیا گیا ہے اور مخالفین جماعت نے جن میں سے بہت سے اس وقت بحیثیت ممبر قومی اسمبلی بھی تھے ایک بہت طویل عرصہ گزرنے کے باوجود یہ مطالبہ نہیں کیا کہ اس کارروائی کو شائع کیا جائے۔بلکہ وہ اس قاعدہ بنانے میں برابر کے شریک تھے کہ یہ کارروائی خفیہ رکھی جائے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو کہ اندر کیا بیتی تھی۔

اب یہ بڑی دلچسپ صورتِ حال ہے کہ اس کارروائی میں دو فریق تھے۔دونوں کو دعویٰ ہے کہ ان کے دلائل زیادہ وزنی تھے۔ایک گروہ مسلسل کہہ رہا ہے کہ اس کارروائی کو منظر عام پر آنا چاہئے اور دوسرا گروہ اس امر کا نام بھی نہیں لیتا بلکہ 1974ء میں اس قاعدہ کو بنانے میں شریک تھا کہ اس کارروائی کو خفیہ رکھنا چاہئے۔

ظاہر ہے کہ عقل تو یہی تجویز کرتی ہے کہ جو گروہ یہ کہہ رہا ہے کہ اس کو منظرِ عام پر لایا جائے وہ اس بارے میں پُر اعتماد ہے کہ ان کے دلائل جاندار اور وزنی تھے اور جس گروہ کی طرف سے برعکس رویہ دکھایا جا رہا ہے اسے اپنی کارکردگی پر خود بھی اعتماد نہیں ہے۔

جب یہ کارروائی منظر عام پر آئے گی تو اس کے بعد تو ہر شخص اور ہر گروہ اپنی اپنی سوچ کے مطابق اس کے بارے میں رائے قائم کرے گا یا دلائل دے گا لیکن جو منظر اس وقت سامنے ہے اور جس کا اقرار مضمون نگار صاحب نے بھی کیا ہے اس سے تو عقل یہی نتیجہ نکال سکتی ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ایک طرف متین خالد صاحب لکھ رہے ہیں کہ جلد یہ کارروائی شائع ہو کر منظر عام پر آنے والی ہے اور پھر یہ خلافِ واقعہ دعویٰ پیش کر رہے ہیں کہ اس خبر سے قادیانیوں میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔یہ صفِ ماتم متین خالد صاحب کو اپنے گرد و نواح میں بچھی ہوئی نظر آئی ہوگی ورنہ وہ خود اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ احمدیوں کی طرف سے تو ہمیشہ یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس کارروائی کو منظرِ عام پر لانا چاہئے۔

......اب جب کہ یہ کارروائی شائع ہو رہی ہے تو متین خالد صاحب کو کس گھبراہٹ نے مجبور کیا کہ عجلت میں یہ مضمون لکھ کر اپنی خالی اور فرضی فتح کا اعلان کریں۔

اس بدحواسی میں ان سے کئی ایسی لغزشیں سرزد ہوگئی ہیں جو ان کی بیچارگی کو عیاں کر رہی ہیں۔مثلاً وہ اسمبلی میں اس کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

’’نہ صرف تمام ارکان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کی ٹیم میں شامل ایک معروف قادیانی مرزا سلیم اختر چند ہفتوں بعد قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا، حالانکہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر مکمل تیاری سے بڑی خوشی سے قومی اسمبلی گیا۔‘‘

پڑھنے والے واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ متین خالد صاحب اس غلط بیانی کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا جو وفد قومی اسمبلی میں بطور گواہ گیا تھا اُس کے ایک ممبر سلیم اختر تھے جو کہ فریق ثانی کے دلائل قاطعہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے احمدیت کو ہی چھوڑ دیا۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وفد میں اس نام کا کوئی ممبر موجود ہی نہیں تھا۔یہ حقیقت معروف ہے اور جب یہ کارروائی سب کے سامنے آئے گی تو سب اس میں بھی پڑھ لیں گے کہ اس وفد کی قیادت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرما رہے تھے اور دیگر اراکین کے نام یہ تھے۔

1۔حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔
2۔حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔
3۔محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔
4۔محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب۔

قابل غور بات ہے کہ وہ کیا پریشانی ہے جو مضمون نگار کو اس قسم کی غلط بیانیوں پر آمادہ کر رہی ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب ان کو یہ دھڑکا لگا ہوا ہے کہ یہ کارروائی منظر عام پر آ گئی تو سب حقائق سامنے آ جائیں گے۔اور یہ تمہید اس لئے باندھی جا رہی ہے کہ وہ فتح کے جتنے اعلانات کرنا چاہتے ہیں اس کے منظر عام پر آنے سے قبل ہی کرلیں تاکہ بجائے اس کے کہ لوگ اس کارروائی کو پڑھ کر حقائق جانیں، وہ محض ان مضامین کو پڑھ کر وہی سمجھتے رہیں جو کہ متین خالد صاحب انہیں باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس کے بعد وہ ایسی بات لکھ گئے ہیں کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس موضوع کے بارے میں وہ لکھ رہے ہیں اس کے بارے میں بنیادی علم تک نہیں رکھتے۔وہ ہر قیمت پر احمدیوں کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور کوشش یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے اصل کارروائی کے مندرجات کی طرف رخ نہ کرنا پڑے۔اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنی طرف سے ایک عجیب دلیل پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔وہ لکھتے ہیں:

’’قادیانی قیادت نے قومی اسمبلی کے تمام اراکین میں 180 صفحات پر مشتمل کتاب محضر نامہ تقسیم کی جس میں اپنے عقائد کی بھرپور ترجمانی کی۔اس کتاب کے آخری صفحہ پر ’دعا‘ کے عنوان سے لکھا ہے ’’دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے معزز ارکان اسمبلی کو ایسا نورِ فراست عطا فرمائے کہ وہ حق وصداقت پر مبنی ان فیصلوں تک پہنچ جائیں جو قرآن وسنت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔‘‘ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر قادیانیوں کی دعا قبول ہوئی تو وہ قومی اسمبلی کا یہ فیصلہ قبول کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو وہ جھوٹے ہیں۔‘‘

اس حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ متین خالد صاحب کا خیال ہے کہ جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ کے لئے نعوذُ باللہ ضروری ہے کہ اسے من وعن قبول کرے اور اگر دعا بظاہر قبول نہ ہو تو یہ دعا کرنے والے کے جھوٹا ہونے کی نشانی ہے۔موصوف نے یہ نظریات نہ جانے کہاں سے اخذ کئے ہیں؟ قرآن کریم میں جو دعا کی فلاسفی بیان کی گئی ہے وہ ان نظریات کی تائید بہر حال نہیں کرتی۔بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک امر کے لئے دعا کی جارہی ہوتی ہے لیکن انسان کا علم محدود ہے وہ نہیں جانتا کہ اس کا قبول ہونا اس کے لئے اچھا ہے یا نہیں۔خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے وہ جانتا ہے کہ کیا چیز بہتر ہے اور کیا نہیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ اس دعا کو اس رنگ میں منظور نہیں فرماتا بلکہ کسی اور رنگ میں اپنے بندے پر فضل کر دیتا ہے۔اسی طرح ایسا بھی ہوتا ہے کہ مانگنے والا بڑے اخلاص سے کسی شخص یا گروہ کے لئے ایک دعا مانگ رہا ہوتا ہے لیکن جس کے لئے دعا مانگی جارہی ہو اس کا باطن اور اس کے اعمال اس قابل نہیں ہوتے کہ اس کے حق میں وہ دعا قبول ہو۔اور اللہ تعالیٰ جو دلوں کے بھید جانتا ہے اس کے حق میں وہ دعا قبول نہیں کرتا۔لیکن دعا مانگنے والے کو جس رنگ میں وہ چاہے اپنے کرم سے نوازتا ہے۔ہم اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے اس بارے میں کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں۔سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کے والد نے کہا کہ اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا تو اس کے جواب میں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: ’’اس نے کہا کہ تجھ پر سلام۔مَیں ضرور اپنے ربّ سے تیرے لئے مغفرت طلب کروں گا۔یقیناً وہ مجھ پر بہت مہربان ہے‘‘۔(مریم:18)

لیکن کیا یہ مغفرت کی دعا اسی رنگ میں قبول ہو گئی۔قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔جیسا کہ سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:’’اور ابراہیم کا استغفار اپنے باپ کے لئے محض اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کیا تھا۔پس جب اس پر یہ بات خوب روشن ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔یقیناً ابراہیم بہت نرم دل (اور) بردبار تھا۔‘‘(توبہ:114)

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادوں نے حضرت ابراہیمؑ کو یہ اطلاع دی کہ قومِ لوط پر عذاب اب مقدر ہو چکا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی معافی کے لئے درخواست گزار ہوئے۔لیکن کیا یہ درخواست اسی رنگ میں قبول ہوئی۔قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا۔

’’اے ابراہیم اس (بات) سے کنارہ کر لے۔یقیناً تیرے رب کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے اور یقیناً ان پر ایک نہ ٹالے جانے والا عذاب آئے گا‘‘۔(ہود:77)

یہ دعا کرنے والا وجود اللہ تعالیٰ کا ایک پیارا پیغمبر تھا۔بڑے اخلاص سے دعا کی گئی تھی۔لیکن جن کے حق میں دعا کی گئی تھی ان کے اعمال اس قابل نہیں تھے کہ وہ اس دعا کے ثمرات سے فائدہ اُٹھانے کے اہل ہوتے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ نسل انسانیت کے شروع سے لے کر آخر تک سب سے زیادہ دعائیں آنحضرت ﷺ کی قبول ہوتی تھیں۔ان کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ منافقین کے بارے میں فرماتا ہے۔

’’تو ان کے لئے مغفرت طلب کر یا ان کے لئے مغفرت نہ طلب کر۔اگر تو ان کیلئے ستر مرتبہ بھی مغفرت مانگے تب بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔‘‘(توبہ:80)

یہ آیت کریمہ ظاہر کرتی ہے کہ اگر منافقت اور فسق ایک حد سے زیادہ گزر جائے اور اس گروہ یا شخص کے نصیب میں ہدایت نہ ہو تو اگر ایسے شخص یا گروہ کے بارے میں بہت دردِ دل سے دعائیں مانگی جائیں تو وہ بھی قبول نہیں ہوتیں۔

اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات جس مقصد کے لئے دعا کی جاتی ہے وہ تو بظاہر پورا نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اس رنگ میں فضل کرتا ہے کہ دعا کرنے والے کی کوئی برائی دور کر دیتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔

’’حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کوئی ایسا نہیں کہ اللہ سے کوئی چیز مانگے مگر اللہ یا اسے وہی چیز دیتا ہے یا اس کی اس کے برابر کوئی برائی دور کر دیتا ہے۔جب تک

کہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کی جائے۔''

(جامع ترمذی۔ابواب الدعوات۔باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ)

جب مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں متین خالد صاحب کے استدلال کو دیکھتے ہیں تو ان پر حیرت تو ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ان جرائد پر بھی حیرت ہوتی ہے جو یہ رطب و یابس شائع کر رہے ہیں۔اب تک یہ مضمون اہلِ حدیث، ضیاءِ اہلِ حدیث، الفاروق ، ختم نبوت اور ایشیا میں شائع ہو چکا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون کو شائع کرنے سے قبل کسی نے اس کو پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔

دلائل کی کمی ہمیشہ تشدد پر اکسانے کا باعث بنتی ہے۔اس مضمون میں بھی دلائل کی کمی کا مرض اسی نتیجہ پر منتج ہوا ہے۔اور اس مضمون میں بھی جناب یحیٰ بختیار صاحب کے ایک انٹرویو کے حوالے سے یہ لکھا گیا ہے کہ اگر یہ کارروائی منظر عام پر آ گئی تو لوگ احمدیوں کو ماریں گے۔اور پھر اس مضمون کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ چونکہ سب مسلمان رسولِ کریم ﷺ سے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبت کرتے ہیں اس لئے وہ بانیِ سلسلہ احمدیہ کے لکھے ہوئے دل آزار مواد پر اپنے آپ پر قابو نہیں کر سکیں گے۔یہ تو درست ہے کہ سب مسلمانوں کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ آنحضرت ﷺ سے محبت ہونی چاہئے لیکن یہ بات نا قابلِ فہم ہے کہ متین خالد صاحب کس دل آزار مواد کا ذکر کر رہے ہیں۔مناسب ہوگا کہ اس مرحلہ پر ان تحریروں کے کچھ نمونے درج کر دیئے جائیں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں لکھے تھے۔اور یہ حوالے قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کے روبرو بھی پڑھے گئے تھے۔حضرت بانیِ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

''سورۃ آلِ عمران جزو تیسری میں مفصل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیت شان ختم الرسل پر جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت اور جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو۔اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔''

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ:279,280)

پھر آپؑ براہینِ احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہؤا اور نہ ہوگا، دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1 صفحہ 419)

پھر آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

''وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا ......وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔''

(اتمام الحجۃ روحانی خزائن جلد8 صفحہ:308)

پھر آپ تحفہ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

''دنیا میں معصومِ کامل صرف محمد مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہؤا ہے''۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 324)

اب ذرا ملاحظہ کریں۔آنحضرت ﷺ کی بلند و بالا شان کے بارے میں یہ حوالے تھے جو کہ محضرنامہ میں بھی شامل تھے اور اس کارروائی کے آغاز میں بھی پڑھے گئے تھے۔کس انداز سے حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا بلند مقام بیان کیا گیا ہے۔ہم سمجھ نہیں سکے کہ آنحضرت ﷺ کی شان میں ان تحریرات کو پڑھ کر متین خالد صاحب کیوں مشتعل ہو گئے ہیں اور ان کا یہ خیال کیوں ہے کہ سب مسلمان ان کو پڑھ کر مشتعل ہو جائیں گے۔جماعتِ احمدیہ تو وہ گروہ ہے جس نے ہر ظلم اور ہر زیادتی کے بعد دنیا بھر میں یہ آواز بلند کی ہے۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی خدا کے عشق کے بعد ہم محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہیں۔اگر یہ کفر ہے تو بخدا ہم سخت کافر ہیں۔

اس کے بعد ہم متین خالد صاحب کی ایک اور صریحاً غلط بیانی کا ذکر کرتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں کہ احمدی قومی اسمبلی میں گئے ہی اس لئے تھے کہ قومی اسمبلی جو بھی فیصلہ کرے گی ہمیں قبول ہوگا۔یہ ایک سفید جھوٹ ہے۔جماعتِ احمدیہ کا وہ تحریری موقف جو محضرنامہ کی صورت میں پیش کیا گیا تھا اور جو موقف وہاں پر سوال و جواب کے دوران پیش کیا گیا تھا وہ بالکل اس سے الٹ تھا۔اور جماعت کا محضرنامہ تو عرصہ قبل شائع بھی ہو چکا ہے اور انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے۔کوئی بھی اسے پڑھ کر حقائق کو پرکھ سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی نیا موقف پیش نہیں کیا گیا تھا۔یہ وہی موقف تھا جو قائدِ اعظم محمد علی جناح نے 11/اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے ان الفاظ میں بیان فرمایا تھا۔

You may belong to any religion cast or creed, that has nothing to do with business of state.

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے یہ موقف پیش کیا گیا تھا کہ پہلا سوال تو یہ اُٹھتا ہے کہ کیا دنیا کی کوئی بھی اسمبلی فی ذاتہ اس بات کی مجاز ہو بھی سکتی ہے کہ وہ مذہبی امور میں دخل اندازی کرتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ کسی جماعت یا فرقہ یا فرد کا مذہب کیا ہے۔اور پھر جماعت احمدیہ کا یہ موقف بیان کیا گیا تھا کہ دنیا کے ہر فرد کا یہ حق ہے کہ وہ جس مذہب سے چاہے منسوب ہو اور دنیا کا کوئی ادارہ اسے اس کے اس حق سے محروم نہیں کر سکتا اور دنیا کی کسی اسمبلی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس قسم کا فیصلہ کرے۔اور یہ انتباہ بھی کیا گیا تھا کہ ایسا کرنا بہت سی خرابیوں اور فسادوں کو دعوت دینے کا پیش خیمہ بنے گا۔(ملاحظہ ہو محضرنامہ صفحہ 3 تا10)

کیا جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جن خدشات کا اظہار کیا گیا تھا وہ صحیح تھے یا غلط؟ شاید موجودہ حالات میں اس سوال کا جواب دینا زیادہ مشکل نہیں ہے۔

ایک اور بات جو اس مضمون میں بہت زور دے کر لکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جمہوریت میں تو اکثریت کا فیصلہ چلتا ہے۔اور 1974ء کا فیصلہ تو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر کیا تھا۔نہ معلوم متین خالد صاحب نے تاریخِ مذاہب کا علم کہاں سے حاصل کیا تھا؟ اگر یہی کلیہ تسلیم کیا جائے کہ کسی قوم کی اکثریت کو یہ حق حاصل ہے کہ مذہبی معاملات میں اپنی مرضی کے فیصلے ٹھونسے تو تمام انبیاء پر اعتراض آئے گا کہ انہوں نے اپنے دور کی اکثریت کا فیصلہ کیوں قبول نہیں کیا۔کیونکہ کم از کم آغاز میں تمام انبیاء کے متبعین اقلیت میں ہی تھے اور ان کے مخالفین اکثریت کے دعوے کر رہے تھے۔

قرآنِ کریم میں کئی انبیاء کے واقعات محفوظ ہیں۔کسی ایک نے اپنے برحق ہونے کی دلیل کے طور پر اس بات کو نہیں پیش کیا کہ وہ اکثریت رکھتے ہیں اور نہ ہی مخالف کے باطل ہونے کی دلیل کے طور پر اس بات کو پیش کیا کہ وہ عددی لحاظ سے اقلیت میں ہیں۔البتہ سورۃ الشعراء میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ یہ دلیل فرعون نے استعمال کی تھی۔جیسا کہ اس سورۃ میں لکھا ہے۔

''پس فرعون نے مختلف شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیجے۔(یہ اعلان کرتے ہوئے) یقیناً یہ لوگ ایک کم تعداد حقیر جماعت ہیں۔اور اس کے باوجود یہ ضرور ہمیں طیش دلا کر رہتے ہیں۔''

(الشعراء:54 تا56)

اس کے علاوہ مضمون نگار نے ایک عجیب بات اپنے مضمون میں لکھ دی ہے۔وہ لکھتے ہیں:

''قادیانی کہتے ہیں کہ اس وقت اراکینِ اسمبلی کی اکثریت زانی اور شرابی تھی انہیں کوئی حق حاصل نہیں تھا کہ وہ ایسا فیصلہ کرتے۔''

اس وقت کے بہت سے اراکینِ اسمبلی پر اس قسم کے الزامات لگے تو تھے لیکن متین خالد صاحب حقائق کو خلط ملط کر گئے ہیں۔یہ الزامات احمدیوں کی طرف سے نہیں لگائے گئے تھے کیونکہ جماعتِ احمدیہ کا موقف اللہ تعالیٰ کے فضل سے اصولوں پر قائم ہوتا ہے اور یہ موقف ہم درج کر چکے ہیں۔جماعت احمدیہ کو اپنے موقف میں وزن پیدا کرنے کے لئے دوسروں کی ذاتی زندگیوں کے سکینڈل ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جب بھٹو صاحب کی حکومت نے انتخابات کرانے کا اعلان کیا تو ان کے متعلق اور ان کے رفقاءِ کار کے بارے میں ان کی بہت سی مخالف جماعتوں نے اس طرح کا منفی پروپیگنڈا کیا تھا۔اور ان جماعتوں میں وہ جماعتیں سب سے زیادہ پیش پیش تھیں جو جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے کا ایک طویل ماضی رکھتی تھیں۔اور پھر جب ملک میں مارشل لاء لگا کر بھٹو صاحب کو اقتدار سے محروم کر دیا تو جنرل ضیاء صاحب کی حکومت نے کچھ قرطاسِ ابیض شائع کر کے اس قسم کے الزامات کو شہرت دی تھی۔اور ضیاء صاحب جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو شہرت رکھتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔اور ان کی پشت پناہی وہ سیاسی جماعتیں کر رہی تھیں جو ہمیشہ جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں پیش پیش رہی ہیں۔اور اس صف میں وہ سیاسی جماعت بھی شامل تھی جس کے جریدہ 'ایشیا' میں متین خالد صاحب نے اپنا یہ مضمون شائع کرایا ہے۔اس وقت کی حکومت نے 1978ء میں چار جلدوں میں قرطاسِ ابیض شائع کیا تھا جس میں

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بھٹو صاحب اور ان کے رفقاءِ کار پر ہر قسم کے الزامات لگائے تھے۔ اور اس وقت ہائی کورٹ نے فیصلہ کرتے ہوئے بھٹو صاحب کے بارے میں ’صرف نام کا مسلمان‘ کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ جس کے جواب میں بھٹو صاحب نے سپریم کورٹ میں ایک بہت مؤثر تقریر کی تھی۔ اور پھر سپریم کورٹ نے جو سزا سنائی تھی اور اس پر آج تک بحث ہو رہی ہے۔ اور جواب میں بھٹو صاحب نے اپنی کتاب If I am assasinated کے صفحہ 172 پر یہ الزام لگایا تھا کہ ان کی ایک مخالف مذہبی جماعت کے قائد نے پاکستان کے مخالف ممالک سے رشوتیں لے کر ان کے خلاف تحریک چلائی ہے۔ یہ سب کچھ تو ہوا تھا۔ ان واقعات کی تفاصیل میں الجھنا مقصود نہیں۔ مگر ہم یہ سمجھ نہیں پائے کہ ان باتوں کا جماعتِ احمدیہ سے کیا تعلق ہے؟ ان کے بارے میں تو ان سے دریافت کرنا چاہئے جو الزام لگا رہے تھے۔

اس مضمون میں مضمون نگار نے یہ بات بہت زور دے کر بار بار لکھی ہے کہ یہ فیصلہ جمہوری پارلیمنٹ نے کیا تھا بلکہ یہ فیصلہ متفقہ طور پر ہوا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ کسی ملک کی اکثریت کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ مذہبی معاملات میں اپنے نظریات کسی گروہ پر مسلط کرے۔ یا ان معاملات میں دخل اندازی کرے جن کا تعلق مذہبی عقائد سے یا ضمیر سے ہو۔ صرف یہ دلیل کہ یہ فیصلہ اکثریت نے کیا ہے یا متفقہ طور پر کیا گیا ہے ایسے فیصلوں کو جائز ثابت نہیں کرتا۔

فرانس کی مثال لے لیں۔ جولائی 2010ء میں فرانس کی پارلیمنٹ کے ایوانِ زیریں نے حجاب یا نقاب پر پابندی لگانے کی قرارداد منظور کی اور پھر سینٹ نے ستمبر 2010ء میں اس پابندی کی قرارداد کو ایک ووٹ کے مقابل پر 246 ووٹوں سے منظور کیا۔ اور اس سال سے یہ قانون قابل عمل ہو گیا ہے۔ یہ فیصلہ جمہوری اداروں نے کیا۔ بھاری اکثریت سے کیا۔ لیکن کیا متین خالد صاحب اس فیصلہ کی تائید کریں گے؟ اور مزید یہ کہ 2008ء میں یوروپی ہیومن رائٹس کورٹ نے دو مسلمان عورتوں کی اپیل مسترد کرتے ہوئے، فرانس میں اُس وقت تک جو اقدامات اُٹھائے گئے تھے ان پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی تھی۔ لیکن یہ فیصلہ درست نہیں کہلا سکتا۔ فرانس کی پارلیمنٹ کو اور یوروپی یونین کی انسانی حقوق کی عدالت کو اس بات کا حق حاصل نہیں کہ وہ مسلمان عورتوں کی مذہبی آزادی میں دخل اندازی کرے۔

اسی طرح بیلجیئم کی پارلیمنٹ نے اپریل 2010ء میں ایک کے مقابل پر 149 ووٹوں سے یہ قانون منظور کیا کہ پبلک مقامات پر چہرہ ڈھانکنے پر پابندی ہونی چاہئے۔ اس قانون کے لاگو ہونے کے ساتھ اب وہاں پر مسلمان عورتیں اگر چاہیں بھی تو پردہ نہیں کر سکتیں۔ یہ فیصلہ بھی بھاری اکثریت سے کیا گیا اور جمہوری ادارے نے کیا۔ مگر کیا متین خالد صاحب اس فیصلہ کی تائید کریں گے؟ یقیناً بیلجیئم کی اکثریت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ وہاں کی مسلمان اقلیت کی مذہبی آزادی میں اس طرح دخل اندازی کرے۔

اسی طرح نومبر 2009ء میں سوئٹزر لینڈ میں ایک ریفرنڈم کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اب مسلمان اپنی مساجد کے ساتھ مینارے تعمیر نہیں کر سکیں گے۔ یہ فیصلہ جمہوری انداز میں کیا گیا لیکن درست بہر حال نہیں کہلا سکتا۔ اکثریت کا یہ کام نہیں کہ وہ یہ فیصلہ کرتی پھرے کہ ان کے ملک میں کسی اقلیت کی عبادت گاہ کے ساتھ مینارے ہونے چاہئیں کہ نہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ مذہبی معاملات میں کسی فیصلہ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے یہ دلیل کوئی وقعت نہیں رکھتی کہ یہ فیصلہ اکثریت نے کیا ہے۔ اگر یہ کلیہ تسلیم کر لیا جائے اور اس بنیاد پر مذہبی آزادی کے معاملات پر دخل اندازی شروع ہو جائے تو دنیا میں نہ ختم ہونے فسادوں کا راستہ کھل جائے۔

یورپ میں نام نہاد آزادی اور جمہوری فیصلوں کے نام پر جو فیصلے کئے جا رہے ہیں وہ ایک خطرناک رجحان کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ یہ رجحان نہ مذہبی آزادی اور مذہبی ہم آہنگی کے لئے بہتر ہے اور نہ خود یورپ کے مفادات میں ہے۔ جب 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے اس خطرناک سمت میں قدم اُٹھانے کا فیصلہ کیا تھا تو اسی وقت جماعتِ احمدیہ نے اپنے محضر نامہ میں یہ انتباہ کر دیا تھا کہ یہ رجحان پاکستان اور دوسرے ممالک میں ان گنت خرابیوں اور فسادوں کی راہ کھولنے کا موجب بن جائے گا۔

(محضر نامہ صفحہ:5)

اور یہ اصولی موقف بیان کیا تھا کہ ’’اگر کسی اسمبلی کی اکثریت کو محض اس بناء پر کسی فرقہ یا جماعت کے مذہب کا فیصلہ کرنے کا مجاز قرار دیا جائے کہ وہ ملک کی اکثریت کی نمائندہ ہے تو یہ موقف بھی نہ عقلاً قابلِ قبول ہے نہ فطرتاً نہ مذہباً ...... اس قسم کے امور خود جمہوری اصولوں کے مطابق ہی دنیا بھر میں جمہوریت کے دائرہ اختیار سے باہر قرار دیئے جاتے ہیں۔‘‘ (محضر نامہ صفحہ:6)

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن دسمبر 2011)

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

ضروری اعلان بسلسلہ Live خطبہ جمعہ
حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن سے ٹھیک شام ساڑھے چھ بجے براہ راست نشر ہوتا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ جو وقت کے مناسب حال بھرپور روحانی غذا ہوتا ہے اور اخلاقی و روحانی صحت کیلئے بیحد ضروری ہے۔ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کیلئے بھی ایک بیش قیمت روحانی غذا ہے۔

یہ خطبہ جمعہ براہ راست ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے نشر ہوتا ہے اور پھر جمعہ کے روز ہی رات 9.00 بجے کے بعد پھر رات کو ہی 12.00 بجے کے بعد اور ہفتہ کے روز فجر کے بعد نشر ہوتا ہے بعد ازاں دوران ہفتہ مختلف اوقات میں بھی نشر ہوتا رہتا ہے۔ جن بھائی بہنوں کو لائیو خطبہ جمعہ کے ٹیلی کاسٹ ہوتے وقت کوئی مجبوری ہو وہ اگرچہ اس کو دوسرے اوقات میں بھی سن سکتے ہیں۔ لیکن لائیو خطبہ جمعہ کی برکات اپنی جگہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب خطبہ کے لئے تشریف لاتے ہیں تو حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ دیتے ہیں اور پھر خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل بھی السلام علیکم کی دعا دیتے ہیں جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ان تمام احمدی بھائیوں کیلئے برکتوں اور رحمتوں سے بھرپور تحفہ ہوتا ہے۔ جو ہوا کی لہر کی طرح ہر اس انسان پر خدا کی رحمتیں نازل کرتا ہے جو اس وقت گھر میں مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سن رہا ہوتا ہے۔ دوسرے گھر میں یا مسجد میں لائیو خطبہ جمعہ کا اہتمام جبکہ سب بھائی اکٹھے ہو کر اپنے امام کا خطبہ ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے ہوتے ہیں اور ان نصیحتوں کے مطابق خود کو تیار کر رہے ہوتے ہیں ایک عجیب جماعتی کیفیت رکھتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پوری قوم کی قوم علیٰ حسب مراتب روحانی زندگی حاصل کر رہی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ یایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (انفال ۲۵) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں کا جواب دیا کرو جب وہ تم کو روحانی طور پر زندہ کرنے کیلئے بلائیں۔

لہٰذا تمام زونل امراء کرام / مقامی امراء / صدران جماعت صاحبان و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور تمام مبلغین و معلمین کرام سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست ہے کہ دل و جان سے کوشش کریں کہ کوئی بھی احمدی مرد یا عورت اس روحانی مائدہ سے محروم نہ رہے بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کریں کہ اپنے ایم ٹی اے سینٹر پر اور گھروں میں غیر احمدی بھائیوں کو بھی دعوت دیں تا کہ وہ اس روحانی غذا سے فیضیاب ہو کر امام وقت کے دامن عاطفت میں پناہ لینے والے بن جائیں۔

اسی طرح یہ بھی کوشش کریں کہ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے لائیو و دیگر پروگرام نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس عرفان درس القرآن کے علاوہ اُردو پروگرام راہ ہدیٰ انگلش پروگرام Faith Matter خاص طور پر سنے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایم ٹی اے کے روحانی مائدہ سے فیضیاب ہونے اور دوسروں کو فیضیاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

خود واقف نہ ہو گا کسی شخص کی لسّانی یا ظاہری حالت کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہی خلیفہ ہو حالانکہ خلافت کے لئے جتنے اَوصاف کی ضرورت ہے وہ اِس قدر مختلف اور پیچ در پیچ ہیں کہ اگر اس بارے میں ذرا بھی غفلت سے کام لیا جائے تو جماعت کی تباہی آ سکتی ہے‘‘ (رپورٹ مجلس مشاورت 1926ء)

اللہ تعالیٰ جملہ نمائندگان شوریٰ کو شوریٰ کا مقام و مرتبہ اور اس کی اہمیت پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی عطاء المجید مبشر کوثر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22 نومبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا، الحمد للہ علی ذالک۔ نومولودہ کا نام ’سارہ کوثر‘ رکھا گیا۔ نومولودہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی پہلی پوتی اور محترم شفیق احمد صاحب ساکن لندن کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت وسلامتی، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ نومولودہ تحریک وقف نو میں بھی شامل ہے۔

(محمد شریف کوثر۔ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدر آباد۔ آندھرا پردیش

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر21120: میں شاہین بیگم زوجہ مولوی محمد معراج علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر38 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 3.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گلے کا ہار ایک عدد 11.280 گرام قیمت 8600 روپے۔ چین بمع لاکیٹ ایک عدد 7.610 گرام قیمت 6000 روپے۔ کان کی بالی ایک جوڑی 5.280 گرام قیمت 4060 روپے۔ جھالہ ایک جوڑی کان 4.850 گرام قیمت 3800 روپے۔ چاندی کا پازیب ایک جوڑی 760 گرام قیمت 912 روپے۔ چاندی کا ہار ایک عدد 290 گرام قیمت 240 روپے۔ کل میزان: 23612 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش جیب خرچ ماہانہ کل 450 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقصود احمد خان　　الامۃ: شاہین بیگم　　گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر:6556 میں مانگے خان ولد منپھول صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2009 ساکن چھارہ ڈاکخانہ چھارہ ضلع جھجّد صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31.8.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 50 گز موجودہ قیمت 2 لاکھ روپے۔ ایک پلاٹ 60 گز (گڑگاؤں) قیمت 15 لاکھ۔ ایک پلاٹ 100 گز (دہلی لونی بارڈر) قیمت 5 لاکھ۔ میرا گذارہ آمد از مزدوری ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: گلفام احمد　　العبد: مانگے خان　　گواہ: اعجاز احمد ساگر

وصیت نمبر:19909 میں پیر محمد نیپالی ولد خلیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 32 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پیرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسا ملک نیپال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4141 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: پیر محمد نیپالی　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19910 میں شیر محمد خان ولد بابو خان قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن نگلہ گھنو ڈاکخانہ نگلہ لیلا دھر ضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: واجد احمد سولیجہ　　العبد: شیر محمد خان　　گواہ: شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر:19911 میں محمد صلاح الدین ولد رجب علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ ساؤتھ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: محمد صلاح الدین　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19912 میں ستار کاٹھات ولد فولا کاٹھات قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 26 سال تاریخ بیعت 1994 موضع شوپورہ گھاٹا، ڈاکخانہ شیوپورہ گھاٹا ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سلسلہ ماہوار 3864 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: ستار کاٹھات　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر19913: میں وثیق احمد ولد حنیف خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنوں ڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4102 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: وثیق احمد　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19914 میں انور خان ولد بدھو خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 22 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن گوڑی ٹوریا ڈاکخانہ گوڑی ٹوریا ضلع نرسنگھ پور صوبہ ایم پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: انور خان　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19915 میں چاند علی ملک ولد نوشاد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن 2002 ساکن باتھن گاچھی ڈاکخانہ گھورولیا ضلع ندیا صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائداد غیر منقولہ 1/1/2 بیگھہ زمین موجودہ قیمت 60,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سفیر احمد شمیم　　العبد: چاند علی ملک　　گواہ: ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19916 میں محمد عبدالمنان ولد زبیر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ تاریخ بیعت 2000ء عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن ردی پور ڈاکخانہ ردی پور ضلع پاکوڑ صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رئیس الدین　　العبد: محمد عبدالمنان　　گواہ: مولانا ظہیر احمد خادم

مسل نمبر6595: میں ضیافت خان ولد مکرم اسلام خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدایشی احمدی ساکن نرگاوں ڈاکخانہ نرگاوں ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 1500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عاشق خان　　العبد: ضیافت خان　　گواہ: سخاوت خان

مسل نمبر6596: میں رفیق احمد غوری ولد مکرم محمد امام غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹرانکس عمر 52 سال پیدایشی احمدی ساکن بابا نگر فلک نما ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائداد غیر منقولہ: ایک پلاٹ واقع قادیان پانچ مرلہ اندازاً قیمت 75000 ہزار روپے، ایک پرانی اسکوٹر ماڈل 1996 قیمت اندازاً 3000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد

از جیب خورد نوش1500سو روپے ماہانہ ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پرحصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگرکوئی جائداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:رشید احمد العبد: رفیق احمد غوری گواہ:حمید احمد غوری

مسل نمبر6597: میں حاجرہ بیگم زوجہ مکرم رفیق احمد غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر47سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ بابا نگر فلک نما ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 2011 .26.11وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائداد منقولہ :طلائی زیورات ٹاپس 22 کیرٹ وزن آدھا تولہ قیمت اندازاً15,000ہزارروپے،مہر کی رقم2,100ادا شدہ ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ500سو روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:رشید احمد الامتہ: حاجرہ بیگم گواہ: رفیق احمد غوری

مسل نمبر :6598میں سید فرحان ولد مکرم سید ابراہیم احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ اکاونٹینٹ عمر20سال پیدائشی احمدی ساکن مغل پورہ ڈاکخانہ مغل پورہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 7.10.2011وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 6000ہزار روپے ماہانہ ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:رشید احمد العبد: سید فرحان گواہ: محمد عبدالطاہر

مسل نمبر4100: میں محمد رفیق قمر ولد مکرم بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر48سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 5.4.2011وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائداد غیر منقولہ: زرعی زمین دس کنال موجودہ قیمت70,000، نا قابل کاشت زمین پانچ کنال قیمت15,000 ،ایک عدد پکا مکان موجودہ قیمت 50,000ہزار روپے،ایک عدد کچا مکان موجودہ قیمت3000ہزار روپے، سالانہ آمد از امین سے 6000ہزار روپے ہے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی العبد:بشیر احمد گواہ:منیر احمد ساجد

مسل نمبر6628: میں نجمہ بیگم زوجہ مکرم محمد ضمیر علی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر30سال پیدائشی احمدی ساکن باتا بارا ڈاکخانہ ابھئے پوری ضلع بن گاوں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 1.12.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائداد منقولہ: حق مہر32000 زیور طلائی آٹھ گرام زیور نقرئی پانچ تولہ ہے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ500سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد ضمیر علی الامتہ: نجمہ بیگم گواہ: ناصر احمد

مسل نمبر:6629میں مبارکہ جہاں زوجہ شیخ علی قادر قوم احمدی مسلمان پیشہ اُمور خانہ دری عمر28سال پیدائشی احمدی ساکن قاضی بستی ڈاکخانہ تارا کوٹ ضلع جاج پور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 2.12.11وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر16000روپے زیورات نقرئی ایک تولہ قیمت570روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علی قادر الامتہ : مبارکہ جہاں گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:6630میں نصیباً زوجہ حافظ سعید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر40سال تاریخ بیعت 1987 ساکن رائے ملہ ڈاکخانہ لیڈی ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ مورخہ 24.11.11وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے حق مہر ادا شدہ52.50 زیورات کوئی نہیں ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار300روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:بشیر احمد الامتہ :نصیباً گواہ: ستار کاٹھات

مسل نمبر:6637میں مبارک بیگم زوجہ گلفام احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر25سال پیدائشی احمدی ساکن لون ڈاکخانہ لون ضلع نروانہ صوبہ جیند بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ مورخہ 5.12.11وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چھ تولہ چاندی قیمت3300روپے۔ ایک تولہ سونہ قیمت28.500روپے حق مہر 21000روپے میزان52800روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار300روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ اسلام الدین الامتہ : مبارکہ بیگم گواہ: گلفام احمد

مسل نمبر:6535میں تغیر عودہ زوجہ فضل عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36سال پیدائشی احمدی ساکن کبابیر ڈاکخانہ کبابیر ضلع کبابیر صوبہ حیفہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ مورخہ 10.1.11وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات سونے کے163 گرام قیمتILS 45000۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوارILS 300روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: الامتہ: تغیر عودہ گواہ:

مسل نمبر:6536میں نہلہ عودہ زوجہ محترم نجاح الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر54سال پیدائشی احمدی ساکن کبابیر ڈاکخانہ کبابیر ضلع کبابیر صوبہ حیفہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ مورخہ 5.5.09وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسارہ کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوارILS 1500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: الامتہ :نہلہ عودہ گواہ:

مسل نمبر:6537میں ظہیر ولد یونس قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر28سال پیدائشی احمدی ساکن کبابیر ڈاکخانہ کبابیر ضلع کبابیر صوبہ حیفہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 11.3.11وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوارILS 2800 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام16 / 1اور ماہوار آمد پر10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:...... العبد:ظہیر گواہ:......

مسل نمبر:6538میں مصلح الدین احمد ولد یحیٰ شنبور قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر21سال پیدائشی احمدی ساکن کبابیر ڈاکخانہ کبابیر ضلع کبابیر صوبہ حیفہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 3.2.10وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوارILS 1000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:...... العبد: مصلح الدین احمد گواہ

مسل نمبر:6539میں غانم احمد غانم ولد احمد غانم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر56سال پیدائشی احمدی ساکن کبابیر ڈاکخانہ کبابیر ضلع کبابیر صوبہ حیفہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 18.5.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری

وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین قیمت 4000JOD دوکان 2000JOD میرا گذارہ آمد از تجارت ماہوار 500 JOD ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمد یہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:...... العبد: غانم احمد غانم گواہ:......

مسل نمبر:6540 میں اسحاق احمد صوفان ولد احمد صوفان قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن کبابیر ڈاکخانہ کبابیر ضلع کبابیر صوبہ حیفہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.10.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔کاروبار میں لگی رقم 11000 JOD مشترکہ جائداد 5000 JOD مشترکہ جائداد 13000 JOD زمین 15000 Jod زمین ایک قطعہ 25000 JOD میرا گذارہ آمد از کاروبار ماہوار 500Jod ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمد یہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:...... العبد: اسحاق احمد صوفان گواہ:......

مسل نمبر 6582: میں رشیدہ بیگم زوجہ فضل حق شوکت قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن تالبر کوٹ ڈاکخانہ تالبرکوٹ ضلع ڈھینکانل صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.03.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 35,000 جس میں سے ادا شدہ 15000 روپے ہیں۔ زیور نقرئی طلائی چھ تولہ موجودہ قیمت 17000 ہزار روپے، ہے ۔زیور نقرئی 20 تولہ قیمت اندازاً 8000 ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ 500 ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمد یہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ صادق احمد الامتہ: رشیدہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 6583 عبدالباسط بھٹی ولد عبدالعزیز بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں ڈاکخانہ ریکیپیاں ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.10.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جائداد غیر منقولہ: زمین بمع مکان چھ کنال مکان بمکان راجوری پختہ دو کمرے چھ کنال زمین بڈھانوں قیمت اندازاً 90,000 ہزار روپے، چار کنال زمین قادیان قیمت موجوہ 3,00,000 پختہ مکان راجوری قیمت موجودہ 5,00,000 لاکھ روپے، مکان کچا بمقام بڈھانوں دو کمرے قیمت موجودہ 10,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 20000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمد یہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی العبد: عبدالباسط بھٹی گواہ: شبیر بھٹی

مسل نمبر:6586 فضل ناصر ولد ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.11.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 500 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمد یہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشتاق احمد نایک العبد: فضل ناصر گواہ: محمد ایاز عالم

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

نماز جنازہ حاضر وغائب

بتاریخ 30/ نومبر 2011ء بروز بمقام مسجد فضل لندن۔ بوقت قبل نماز ظہر

نماز جنازہ حاضر: **مکرمہ سارہ آفتاب باجوہ صاحبہ** (اہلیہ مکرم عثمان عبداللہ باجوہ صاحب۔لندن) 28/ نومبر کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد 21 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مولوی ابوعبداللہ رئیس صاحب رضی اللہ عنہ (آف کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑ پوتی اور مکرم آفتاب احمد باجوہ صاحب (کبڈی کمنٹیٹر۔حلقہ مسجد فضل لندن) کی بیٹی تھیں۔آپ کی شادی گزشتہ سال ہی ہوئی تھی۔پسماندگان میں والدین اور خاوند کے علاوہ بہنیں اور بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (1) **مکرم چوہدری محمد امین صاحب واہلہ** (ابن مکرم صدر الدین صاحب۔عمرکوٹ۔سندھ) 23/ نومبر 2011ء کو 100 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے ناصر آباد سندھ میں سیکریٹری وصیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز، ملنسار اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ناصر احمد صاحب واہلہ (امیر ضلع عمرکوٹ) کے والد تھے۔

(2) **مکرمہ سیدہ فرخندہ عصمت صاحبہ** (اہلیہ ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب۔انچارج ہومیوپیتھی ڈسپینسری نور ہسپتال۔قادیان) 6/ نومبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ مشکل اور تنگی کے حالات میں بڑے صبر و شکر کے ساتھ گزارا کیا۔نہایت مخلص، دعا گو، وفا شعار، غریبوں کی ہمدرد، مہمان نواز اور خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والی بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) **مکرمہ ہدایت النساء صاحبہ** (اہلیہ مکرم خواجہ دین محمد صاحب درویش مرحوم۔قادیان) آپ گزشتہ دنوں اپنے رشتہ داروں سے ملنے اڑیسہ گئی تھیں کہ سڑک حادثہ میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ نہایت نیک، پابند صوم وصلوۃ اور انتہائی ملنسار خاتون تھیں۔آپ کے پسماندگان میں پہلی شادی سے ایک بیٹی اور تین بیٹے جبکہ دوسری شادی سے دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔آپ نے اپنے سب بچوں کی اپنی توفیق کے مطابق بہت اچھی پرورش کی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) **مکرم زبیدہ شفقت صاحبہ** (آف لاہور) 2/ نومبر 2011ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی نواسی اور مکرم سعید احمد صاحب سہگل (شعبہ ترسیل ڈاک پرائیویٹ سیکریٹری لندن) کی ہمشیرہ تھیں۔بہت سادہ طبعیت کی مالک، دعا گو، نہایت ملنسار، شفیق اور محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

(5) **مکرمہ امتہ المجید صاحبہ** (آف لاہور) 11/ نومبر 2011ء کو کچھ نوجوانوں نے آپ کے گھر میں گھس کر چوری کرنے کے بعد آپ کو قتل کر دیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کی عمر 85 سال تھی۔مرحومہ نمازوں کی پابند، قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی مخلص اور مہمان نواز خاتون تھیں۔آپ کو لمبا عرصہ دارالرحمت غربی میں بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔آپ کے ایک پوتے مکرم سعید احمد صاحب یہاں جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(6) **مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ** (اہلیہ مکرم سید نجم الدین صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ) 5 اکتوبر 2011 کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ نے محلّہ کی سطح پر لجنہ اماء اللہ کی شعبہ اشاعت اور وقف عارضی میں خدمت کی توفیق پائی۔بچوں کو تلفظ کے ساتھ قرآن مجید بھی پڑھاتی تھیں۔پنج وقتہ نمازوں کی پابند تہجد گزار اور ہر کسی کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آنے والی مخلص خاتون تھیں۔

(7) **ناصرہ بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم رشید احمد جاوید صاحب بھیروی مرحوم ربوہ) 30 اکتوبر 2011 کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انتہائی ملنسار، شفیق اور خلافت کی شیدائی خاتون تھیں نمازوں کے علاوہ تہجد کی ادائیگی بھی بہت التزام سے کرتیں تھیں۔الفضل بڑے شوق اور انہماک سے پڑھتی تھیں اور جو مضمون اچھا لگتا اسے الگ بیگ میں ڈال لیتیں۔مرحومہ موصیہ تھیں پسماندگان میں مکرم رفیق احمد ناصر صاحب آپ کی اکلوتی اولاد ہیں جو واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہیں ہیں۔

(8) **مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم احمد خان صاحب مرحوم۔ جرمنی) 27 اکتوبر 2011 کو 68 سال کی عمر میں ن وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ نے گجرات اور ربوہ میں سیکٹری مال اور صدر لجنہ کی حیثیت میں خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کی پابند تہجد گزار اور غریبوں کی ہمدرد اور قراان کریم سے عشق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک نواسے مکرم عقیل احمد صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(9) **مکرمہ کوثر تسنیم صاحبہ** (بنت مکرم ڈاکٹر محمد شریف رندھاوا صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ) 20 ستمبر 2011 کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ انتہائی نیک، غریبوں کی ہمدرد صوم صلوۃ کی پابند خلافت اور نظام جماعت سے وفا کا تعلق رکھنے والی اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ پہل کیا کری تھیں مرحومہ موصیہ تھیں۔اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091)1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 61 Thursday 23 Feb 2012 Issue No.8

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
:65 Canadian Dollar

سورۃ فاتحہ کے فضائل و برکات کا پر معارف تذکرہ

سورۃ فاتحہ کا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے زمانہ سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے

ہمیں سورہ فاتحہ کے مضامین سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 فروری 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ایک ایسی سورۃ ہے جسے ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں احادیث میں جہاں اس کے بہت سے نام اور فضائل بیان ہوئے ہیں وہاں اس کا نام سورۃ الصلوٰۃ بھی ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے صلوۃ یعنی سورۃ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف کر کے تقسیم کیا ہے یعنی آدھی سورۃ میں صفات الٰہیہ کا ذکر ہے اور آدھی سورۃ میں بندے کے حق کا ذکر ہے پس یہ اس کی اہمیت ہے جسے ہر نماز میں پڑھنے والے کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کر کے ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اسی طرح جو دعائیں اس میں بیان ہوئی ہیں ان سے بھی فیض پانے کے لئے ہر نماز غور سے پڑھنی چاہیئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اس سورۃ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ پرانے صحیفوں میں بھی اس کا ذکر ہے اور خود الحمد للہ کی سورۃ کا مضمون بھی اس زمانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس اس لحاظ سے آج کل مسلمانوں کو اس کی بڑی اہمیت ہونی چاہیئے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان علما نے قوم کو اس حد تک اپنے قابو میں کر لیا ہے کہ وہ اس بات پر غور کرنے کے لئے توجہ دینے کو تیار نہیں ہیں فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو سوچتی ہے اور غور کرتی ہے اور مسیح اور مہدی کی ضرورت کو سمجھتی ہے۔ فرمایا یہ نام نہاد علما عوام کو شر اور گمراہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

پس جب ہر دردمند دل رکھنے والا مسلمان اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ شرک اور گمراہی کا دور دورہ ہے اور اس کے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کسی خاص بندے کی ضرورت ہے تو پھر اُسے تلاش بھی کرنی چاہیئے کہ وہ بندہ کہیں آ تو نہیں گیا۔ فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ کا وہ خاص بندہ آ چکا ہے لیکن مسلمانوں کی اکثریت علما کے پیچھے چل کر اسے ماننے کے لئے تیار نہیں یا خوف کی وجہ سے اسے ماننے کو تیار نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے اور وہ ہم پہنچاتے رہیں گے۔ ہم احمدی جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی طرف منسوب ہوتے ہیں ہمیں بھی اپنا علم و عرفان بڑھانے کی طرف کوشش کرنی چاہیئے سورۃ فاتحہ کے مضامین سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا ہے یقیناً اس سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اس کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق بعض حوالے پیش فرمائے اور فرمایا کہ ان حوالوں کو پڑھنے اور سننے سے علم اور عرفان بڑھتا ہے لیکن صرف ایک دفعہ سننے سے نہیں بلکہ اس کے لئے خود اپنا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام الحمد للہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ تمام محامد اِس ذات معبود برحق مستجمع جمیع صفات کاملہ کو ثابت ہیں جس کا نام اللہ ہے..... قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اُس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رزائل سے منزّہ اور واحد لاشریک اور مبدأ جمیع فیوض ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک قرآنِ شریف میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماو صفات کا موصوف ٹھہرایا ہے اور کسی جگہ کسی دوسرے اِسم کو یہ رتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اِس لئے اُس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفات کاملہ پر مشتمل ہے پس خلاصہ مطلب الحمد للہ کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اُس میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالاتِ تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے۔ مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اُس خوبی سے محروم ہو بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کر سکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے۔ جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اُس میں موجود ہیں اور اُس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کُل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رذائل سے بکلّی منزّہ ہے۔

(براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ 365-364 حاشیہ نمبر 11)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ ان کا معبود وہ ہے جس کے لئے سب حمد ہے آپؑ فرماتے ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے الفاظ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب اُن سے سوال کیا جائے اور اُن سے پوچھا جائے کہ اُن کا معبود کون ہے تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ یہ جواب دے کہ میرا معبود وہ ہے جس کے لئے سب حمد ہے اور کسی قسم کا کوئی کمال اور قدرت ایسی نہیں مگر وہ اس کے لئے ثابت ہے۔ پس تو بھولنے والوں میں سے نہ بن۔"

(کرامات الصادقین صفحہ 64)

پھر سورۃ فاتحہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس سورۃ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع کیا گیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک حمد اور تعریف اُس ذات کے لئے مسلّم ہے جس کا نام اللہ ہے اور اِس فقرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے اس لئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیوں کا جامع ہے جن کے ملاحظہ سے بے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیوں کے لئے ہوتی ہے۔ ایک کمال حُسن اور ایک کمال احسان اور اگر کسی میں دونوں خوبیاں جمع ہوں تو پھر اُس کے لئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی دونوں قسم کی خوبیاں حق کے طالبوں پر ظاہر کرے تا اُس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھینچے جائیں اور روح کے جوش اور کشش سے اُس کی بندگی کریں۔ اس لئے پہلی سورۃ میں ہی یہ نہایت لطیف نقشہ دکھلانا چاہا ہے کہ وہ خدا جس کی طرف قرآن بلاتا ہے وہ کیسی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ سو اسی غرض سے اس سورۃ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع کیا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ سب تعریفیں اُس کی ذات کے لئے لائق ہیں جس کا نام اللہ ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 18)

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو اس کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے والے بن سکیں۔

☆☆☆

☆☆☆☆

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان